سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(منگل 15، بدھ 16، جمعرات 17، جمعتہ المبارک 18، سوموار 21، منگل 22، بدھ 23، جمعتہ المبارک 25۔ جنوری 2019)

(یوم الثلاثہ 8، یوم الاربعاء 9، یوم الخمیس 10، یوم الجمع 11، یوم الاثنین 14، یوم الثلاثہ 15، یوم الاربعاء 16، یوم الجمع، 18۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 (حصہ دوئم حصہ) : شمارہ جات : 7 تا 13 اور 15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھٹا اجلاس

منگل، 15۔ جنوری 2019

جلد 6 : شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	549
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	551
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	552

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		سوالات(محکمہ جات خوراک اور اوقاف و مذہبی امور)
553	------------	4۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
581	------------	5۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
584	------------	6۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
		تحریک(جو پیش ہوئی)
597	------------	7۔ اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی تشکیل
		مسودات قانون(جو سپیشل کمیٹی نمبر 3 کے سپرد کئے گئے)
		8۔ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 اور
598	------------	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت 2019 (۔۔۔جاری)
		تحاریک التوائے کار
598	------------	9۔ لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑی رہنے کا انکشاف
		10۔ لکاس (LACAS) سکول جوہر ٹاؤن لاہور
603	------------	کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا
		پوائنٹ آف آرڈر
604	----------	11۔ گھکھڑ منڈی کشمیر کالونی میں رہائش پذیر کشمیری مہاجرین پر پولیس کی بربریت
605	------------	12۔ ضلع میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل سیٹوں کا کوٹا بحال کرنے کا مطالبہ
606	------------	13۔ سِکھ مہمانانِ گرامی کو ایوان میں خوش آمدید کہا جانا
		تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)
607	------------	14۔ گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی
		15۔ ایم ایس بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کا جونیئر ڈاکٹر کو ہراساں اور
608	------------	وزیر قانون کی کال کو سوشل میڈیا پر وائرل کرنا

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)		
16۔	نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ	-----------	621
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	625
	قرارداد		
18۔	نومنتخب ممبر کے تین ماہ تک حلف نہ اٹھانے پر سیٹ خالی قرار دینے کا مطالبہ	-----------	626
19۔	کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ	-----------	626
20۔	شیلٹر ہوم والے شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ	-----------	627
	پوائنٹ آف آرڈر		
21۔	پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر	-----------	631
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)(۔۔۔جاری)		
22۔	بھارت کا جاسوس ڈرون گرانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	632
	پوائنٹ آف آرڈر(۔۔۔جاری)		
23۔	پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر (۔۔۔جاری)	-----------	635
	بدھ،16۔جنوری2019		
	جلد 6 : شمارہ 8		
24۔	ایجنڈا	-----------	647
25۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	649

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	650
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر اجلاس ملتوی کیا جانا------------	651
	جمعرات، 17۔ جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 9	
28۔	ایجنڈا ------------	657
29۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	659
30۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	660
31۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	661
	قرارداد	
32۔	معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------	662
	تعزیت	
33۔	معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	665
34۔	جناب سپیکر کا نئی اسمبلی بلڈنگ میں ایمرجنسی سروس قائم کرنے کا حکم ------------	665
	پوائنٹ آف آرڈر	
35۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ ------------	667
	سوالات (محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)	
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	670
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	703
38۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	713

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		پوائنٹ آف آرڈر
		39۔ ٹی ایچ کیو احمد پور سیال اور آر ایچ سی گڑھ مہاراجہ میں
722	------------	ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں پر پولیس کا قبضہ
		40۔ خواتین کے مسائل حل کرنے کے لئے اسمبلی میں
723	------------	کاکس(CAUCUS) قائم کرنے کا مطالبہ
725	------------	41۔ کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا مطالبہ
727	------------	42۔ قواعد کی معطلی کی تحریک
		قرارداد
		43۔ اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں کے کارکنوں کو
728	------------	برطرف نہ کرنے اور بروقت تنخواہ دینے کا مطالبہ
		توجہ دلاؤ نوٹس
732	------------	44۔ ڈیرہ غازی خان میں راشد بخاری نامی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات
		تحاریک التوائے کار
738	------------	45۔ لاہور کی بڑی شاہراؤں پر بل بورڈز کی وجہ سے ٹریفک حادثات میں اضافہ
		جمعتہ المبارک، 18۔ جنوری 2019
		جلد 6 : شمارہ 10
745	------------	46۔ ایجنڈا
747	------------	47۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
748	------------	48۔ نعت رسول مقبول ﷺ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	749
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	777
51۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	781
	پوائنٹ آف آرڈر	
52۔	وزراء کا ایوان میں چیئر سے اجازت لئے بغیر بات کرنا ------------	785
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
53۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت 2019 اور مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	788
	تحاریک التوائے کار	
54۔	سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار (۔۔۔جاری) ------------	790
55۔	لکاس (LACAS) سکول جوہر ٹاؤن لاہور کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	792
56۔	گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی (۔۔۔جاری) ------------	793
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
57۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث ------------	794

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار، 21۔جنوری2019		
	جلد 6 : شمارہ 11		
58۔	ایجنڈا	-----------	801
59۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	803
60۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	804
61۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	805
	تعزیت		
62۔	سانحہ ساہیوال میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	-----------	812
63۔	قواعد کی معطلی کی تحریک(۔۔۔جاری)	-----------	812
	بحث		
64۔	سانحہ ساہیوال پر عام بحث	-----------	816
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
65۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب2018	-----------	865
66۔	کورم کی نشاندہی	-----------	866
	منگل،22۔جنوری2019		
	جلد6 : شمارہ12		
67۔	ایجنڈا	-----------	869
68۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	873
69۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	874

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت و انسانی وسائل اور تحفظ ماحول)		
70۔	(کوئی سوال پیش نہ ہوا)	------------	875
71۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	------------	877
	تحاریک التوائے کار		
72۔	پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی	------------	881
73۔	کوٹلی ستیاں تحصیل مری کے جنگلات میں سوروں کی بھرمار	------------	882
74۔	جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سرعام فروخت	------------	882
75۔	مقبوضہ کشمیر کے علاقہ پلوامہ میں بھارتی فوج کی جارحیت	------------	883
76۔	نارووال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا	------------	884
77۔	لاہور میں ڈولفن پولیس کا شہریوں کو ہراساں کرنا	------------	886
78۔	سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال	------------	887
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
79۔	کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ	------------	894
80۔	خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ	------------	897
81۔	صوبہ کے پانچ ڈویژن میں ایمبولینس کے لئے الگ لین مختص کرنے کا مطالبہ	------------	898
82۔	میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ	------------	907
83۔	یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کا تعلیمی نقصان	------------	908

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آر نوٹس	
84۔	سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا ------------	909
85۔	وزیر انفارمیشن و کلچر کی جانب سے میڈیا ایڈوائزر مقرر کرنے کے لئے غیر قانونی نوٹیفکیشن کا اجراء ------------	911
86۔	تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق ------------	911
87۔	تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ ------------	912
88۔	جڑانوالہ کے تاجروں سے بھتہ کی وصولی ------------	913
89۔	انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر دورویہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے حادثات ------------	915
90۔	سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات ------------	923
	بدھ، 23۔جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 13	
91۔	ایجنڈا ------------	927
92۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	929
93۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	930
94۔	کورم کی نشاندہی ------------	931
	پوائنٹ آف آرڈر	
95۔	وقفہ سوالات شروع ہوتے ہی کورم کی نشاندہی پر سوالات کا وقت ختم ہونے کے بعد سوالات دوبارہ شروع کرنے پر جناب ڈپٹی سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ ------------	932

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
96۔	دوبارہ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع کرنے پر		
	متعلقہ رولز کا حوالہ دینے کا مطالبہ	-----------	933
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	934
98۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	-----------	953
99۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	955
	تحاریک التوائے کار		
100۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	963
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
101۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018	-----------	967
	اعلان		
102۔	سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔جنوری 2019		
	کا اجلاس in comara منعقد کرنے کا اعلان	-----------	972
103۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (۔۔۔جاری)	-----------	973
104۔	مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019	-----------	983
105۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019	-----------	995
	اعلان		
106۔	سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔جنوری 2019		
	کا اجلاس in comara منعقد کرنے کا اعلان	-----------	1010

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 25۔ جنوری 2019

جلد 6 : شمارہ 15

107۔ ایجنڈا ---------- 1013

108۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 1015

109۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 1016

سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت و انسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

110۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 1017

111۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 1029

تحاریک استحقاق

112۔ ڈی سی چنیوٹ کی معزز ممبر سے غلط بیانی ---------- 1033

تحاریک التوائے کار

113۔ غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سرعام فروخت ---------- 1036

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

114۔ مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی،
ڈیرہ غازی خان 2019 ---------- 1037

115۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ---------- 1038

تحریک

116۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں
ترمیم کی اجازت کی تحریک ---------- 1038

نمبر شمار مندرجات		صفحہ نمبر
تحریک		
117۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت سٹینڈنگ کمیٹیوں کا انتخاب	------------	1042
بحث		
118۔ امن وامان پر عام بحث	------------	1043
119۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	1057
120۔ انڈکس		

549

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ15۔جنوری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور اوقاف ومذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 8۔جنوری2019 کے ایجنڈے سے زیرالتواء قراردادیں)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

550

3۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تا کہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

2۔ محترمہ مومنہ وحید: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام تبدیل کر کے پاکستان انکم سپورٹ پروگرام رکھا جائے۔

3۔ محترمہ شعونہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔

4۔ محترمہ مسرت جمشید: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں ان شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

5۔ محترمہ سیمابیہ طاہر: پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دُعا گو ہے۔

551

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

منگل، 15۔ جنوری 2019

(یوم الثلاثہ، 8۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 1 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہیٰ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ ۝١ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا
مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٢ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٣ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝٤

سُورَةُ الجُمُعَة آیات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمدؐ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (2) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (3) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (4)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تو امیر حرم میں فقیر عجم
تیرے گن اور یہ لب میں طلب ہی طلب تو عطا ہی عطا
اِلہام جامہ ہے تیرا قُرآن عمامہ ہے تیرا
ممبر تیرا عرش بریں یا رَحمتہُ للعالِمین
تو حقیقت ہے میں صرف احساس ہوں
تو سمندر میں بھٹکی ہوئی پیاس ہوں
میرا گھر خاک پر اور تیری راہ گزر
سدرۃ المنتہیٰ تو کجا من کجا
خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعین سائس جبریلِ امین یا رَحمتہُ للعالِمین
ڈگمگاؤں جو حالات کے سامنے
آئے تیرا تصور مجھے تھامنے
میری خوش قسمتی میں تیرا اُمتی
تو جزا میں رضا تو کجا من کجا

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات خوراک اور اوقاف و مذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلے محکمہ خوراک سے متعلق سوالات لے لیتے ہیں۔پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔جی،چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!شکریہ۔سوال نمبر 286 ہے۔ میں سوال پڑھ دیتا ہوں پھر منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

صوبہ کے دیہاتوں اور قصبوں میں دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*286:**چودھری اشرف علی:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہاتوں اور قصبوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں اور شہریوں کو کریم نکال کر دودھ سپلائی کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کریم نکلے ہوئے دودھ کو گاڑھا کرنے کے لئے اس میں نہروں اور جوہڑوں کا پانی ملایا جاتا ہے جس میں صنعتی فضلہ اور سیوریج کا پانی ملا ہوتا ہے جو بعد ازاں مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ مختلف اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جارہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو دودھ سپلائی کرنے کے لئے مختلف اقسام ممنوعہ کیمیکلز اور پلاسٹک کے ڈرم استعمال کئے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی وجہ سے شہری مختلف امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ شہریوں کو خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف تا و) سوالات میں بیان کردہ حقائق درست نہ ہیں۔ تاہم چند شر پسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اب تک 13828 دودھ کے احاطوں / دکانوں کا معائنہ کیا جن میں سے 10125 کو اصلاحی نوٹس جاری کئے ،1165 کو جرمانہ عائد کیا، 154 احاطوں / دکانوں کو سربمہر کیا گیا اور اس کاروبار میں ملوث 12 افراد کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئیں۔

علاوہ ازیں ملاوٹ شدہ دودھ اور دودھ سے تیار شدہ اشیاء خوردونوش جس میں دہی، مکھن، کھویا، گھی، آئس کریم، ربڑی والا دودھ اور دیگر ملاوٹ شدہ اشیاء کی بھاری مقدار کو تلف کیا گیا۔ تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! میرے خیال میں یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہو تو کر لیں کیونکہ کافی لمبا جواب ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس میں کچھ وضاحت درکار تھی اس لئے میں نے کہا کہ منسٹر صاحب جواب پڑھ لیں گے تو بات کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، پڑھ لیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! بس ایک ہی لائن باقی رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ لیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بڑا مقدس ایوان ہے، اس کا ایک استحقاق ہے اور اس ہاؤس کے استحقاق کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ آپ چونکہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ نے ماشاء اللہ اس ہاؤس کے استحقاق کے لئے ہمیشہ اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ محکمے جب ایوان میں جواب دیتے ہیں تو وہ اس چیز کا خیال رکھتے ہیں لیکن بڑی حیرت ہوئی جب میں نے جواب دیکھا تو محکمہ نے بالکل بھی اس ہاؤس کے استحقاق کا خیال نہیں رکھا۔

جناب سپیکر! میرے سوال کے چھ جز ہیں جبکہ جواب دیتے وقت انہوں نے سارے اکٹھے کر کے بیان کر دیا ہے کہ یہ درست نہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے کیونکہ حقائق کو سمجھتے بوجھتے اور جانتے ہوئے بڑی دیدہ دلیری سے جواب دے دیا ہے کہ یہ درست نہ ہیں۔ چونکہ انہوں نے ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ مجھے اس پر تحریک استحقاق move کرنے کی اجازت دیں۔ اگر انہوں نے آج تک کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی تو اس کا مطلب ہے کہ یہ چیک کرتے رہے ہیں اور ہمیشہ اِن کو دودھ ملاوٹ سے پاک، صاف ستھرا اور معیاری ملتا رہا ہے لیکن دوسری طرف انہوں نے جب بھی کارروائی کی تو ناقص اور غیر معیاری دودھ ملا پھر اُس پر کارروائی کی گئی اور دودھ کو تلف کیا گیا لہٰذا یہ بڑی زیادتی ہے کہ ایوان کے استحقاق کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس پر کیا فرماتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے توجہ سے جواب نہیں سنا۔ اگر یہ توجہ فرما لیتے تو شاید اِن کو اتنی لمبی چوڑی تمہید باندھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ چند شر پسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی point out کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہاؤس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور گمراہ اُس کو کیا جاتا ہے جس کے استحقاق کے تقدس کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جب شروع میں بتا دیا کہ درست نہ ہیں پھر آگے بات کو توڑ مروڑ کر ایسا تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ باتیں ساری کی ساری غلط ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ specific کوئی واقعہ بتائیں یا کسی چیز کو pin point کریں جس کا منسٹر صاحب جواب دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس سوال کے چھ جز میں دانستہ طور پر کہیں بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ کسی جگہ پر انہوں نے ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کو پکڑا ہو اور اتنے لٹر دودھ انہوں نے موقع پر تلف کر دیا ہو۔ چونکہ ہاؤس کو یہ گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور اسی لسٹ میں صفحہ نمبر 7 پر سوال نمبر 634 ہے۔

جناب سپیکر! اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ صرف گوجرانوالہ میں 61 ہزار 675 لٹر دودھ غیر معیاری اور ناقص تھا جو تلف کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ دودھ غیر معیاری تھا تو تلف کیا گیا ناں لیکن جواب میں کہہ رہے ہیں کہ کوئی غیر معیاری دودھ نہیں پکڑا گیا اور ایک لٹر کا بھی ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! انتہائی دکھ کے ساتھ مجھے اس بات کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ وزیر موصوف اپنا سوال دیکھیں اور میرا جواب سنیں۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! موصوف خود کو منسٹر سمجھیں اور حکومت میں ہونے کا اب تو یقین کر لیں۔

MINISTER FOR FOOD(Mr Samiullah Chaudhary): Mr Speaker! Sorry sir, I am sorry, I am sorry, I am sorry; I am sorry honourable Member Assembly...

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
چودھری اشرف علی کو منسٹر بننے کی مبارکباد دیں)

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔ اگر آپ سارے وزیر بن ہی گئے ہیں تو ان کی بھی بات سن لیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان کے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں کہ ہماری زبان سے منسٹر کا لفظ نکل گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ آپ ان کے سوال کا جواب دے دیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے 13 ہزار 828 چیکنگ کی ہیں جس میں 1125 لوگوں کو اصلاحی نوٹس بھی جاری کئے ہیں۔ 1165 لوگوں کو جرمانہ عائد کیا ہے، 154 دکانوں کو seal کیا ہے، اس کاروبار میں ملوث 12 افراد کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائیں اور اگر یہ specific سوال جمع کروائیں تو اس کا specific جواب بھی دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ اب چودھری اشرف صاحب منسٹر ہو گئے ہیں تو میرا ایم پی اے سمیع اللہ چودھری سے سوال ہے کیونکہ reverse ہو گئی ہے یہ بات اور بات reverse ہو گئی ہے تو میرا یہ سوال جڑا ہوا ہے ان کے دیئے جواب کے ساتھ جسے میں پڑھ دیتا ہوں کہ:

"علاوہ ازیں ملاوٹ شدہ دودھ اور دودھ سے تیار شدہ اشیائے خورد و نوش جس میں دہی، مکھن وغیرہ، ربڑی والا دودھ اور دیگر ملاوٹ شدہ اشیاء کی بھاری مقدار کو تلف کیا گیا۔"

جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جن چیزوں کی دودھ میں ملاوٹ کی گئی ہے وہ کیا تھیں؟ جب یہ بتائیں گے کہ ملاوٹ شدہ دودھ میں کن چیزوں کی ملاوٹ کی گئی تو اس جواب کا براہ راست تعلق جز (ج) سے بنتا ہے تو اگر میں وہ بھی پڑھ دوں:

"کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ مختلف اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جا رہا ہے۔"

جناب سپیکر! اگر انہوں نے ملاوٹ شدہ اشیاء جسے انہوں نے تسلیم کیا ہے اگر تو وہ یہی چیزیں ہیں تو پھر واقعی چودھری اشرف علی کی بات درست ہے کہ محکمہ نے اس ہاؤس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اور جز (ج) کے جواب میں بھی یہ لکھا ہے کہ "یعنی حقائق کے مطابق نہیں ہیں۔"

جناب سپیکر! حالانکہ یہ جواب اگر اس ہاؤس کو دے دیں کہ کن چیزوں کی ملاوٹ دودھ میں کی گئی ہے اور یہ بتادیں کہ دودھ کے اندر کون سی چیزوں کی ملاوٹ کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں بھی اسی سے متعلقہ سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے اس کا تو جواب آلینے دیں ناں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں انہوں نے دودھ میں ملاوٹ کے حوالے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے قہقہے)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اس طرح نہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے sub mission یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دس سال یاد کروانا چھوڑ دیں۔ (قہقہے)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جہاں جہاں سے شکایات آئی تھیں اور جن کے خلاف ہم نے ایف آئی آرز درج کروائی ہیں تو ان کے دودھ میں adulteration تھی اور ان کے دودھ میں مختلف کیمیکلز موجود تھے جن میں کہیں یوریا کی شکایت تھی، کہیں پر کروڈ آئل کی

ملاوٹ کی شکایت تھی اور کہیں پر سرف کی ملاوٹ کی شکایت تھی تو اسی لئے ہم نے ان کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آرز درج کروائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ ثابت کرنا چاہ رہا تھا اور اب میری آپ سے گزارش ہے اور میں صرف جز(ج) پر focus کر رہا ہوں کہ:

"کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جاتا ہے۔"

جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ واقعی ان اشیاء کی ملاوٹ ہوتی ہے اور اب جز(ج) کا جواب دیکھ لیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ "بیان کردہ حقائق درست نہ ہیں" یعنی یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ ملاوٹ شدہ اشیاء میں کھاد بھی ہے، کیمیکلز بھی ہیں اور جواب یہ ہے کہ "ان میں یہ حقائق درست نہ ہیں" تو محکمہ نے اس ہاؤس کو درست جواب نہیں دیا جس پر وزیر موصوف اگر کچھ اور فرمانا چاہیں، otherwise آپ کے پاس یہ اختیار ہے کہ کیا کرنا ہے کیونکہ محکمہ نے جواب درست نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! نہیں، میری بات سنیں کیونکہ میں نے پہلے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ "تاہم چند شر پسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں۔"

جناب سپیکر! میں نے یہ پہلے کہا ہے اور میں خود اس بات کو تسلیم کر رہا ہوں کہ لوگ دودھ میں ملاوٹ کرتے ہیں اور میں نے اپنے جواب میں ذکر کیا ہے کہ لوگ پاؤڈر ملاتے ہیں اور پانی ملاتے ہیں۔ لوگ ملاوٹ کر رہے ہیں لیکن فوڈ اتھارٹی سوئی نہیں ہوئی بلکہ وہ جاگ رہی ہے اور ہم نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ملاوٹ کا خاتمہ کرنا ہے ہم تو جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس حوالے سے کسی سے کوئی رعائت نہیں کر رہے۔

جناب شہباز احمد (پی پی-130): جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! چودھری اشرف علی نے سوال کیا تھا کہ دیہاتوں اور قصبوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں جس کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا کہ یہ درست نہیں ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور میں یہ جتنے بھی شادی ہالز ہیں جہاں پر fruit salads چل رہے ہیں اور ان میں جو کریم ڈالی جا رہی ہے، یہ جو کریم چارٹ بنائی جا رہی ہے، یہ جو آئس کریم بنائی جا رہی ہے تو یہ پھر کس چیز سے کریم نکل رہی ہے اور کہاں سے آ رہی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ سپلائی آتی ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں آئس کریم کے بڑے بڑے "ٹائیکون" جو اس بزنس میں involve تھے، کے خلاف کریک ڈاؤن کئے اس دوران 174 آئسکریم کے نمونے ٹیسٹ کروائے جن میں سے بہت سارے fail نکلے یہ کہ ہمارے میڈیا ہاؤسز کی ملکیت تھے تو ان کے ذریعے ہماری کردار کشی کی گئی۔ میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا چیف جسٹس صاحب کا جنہوں نے اس کا نوٹس لیا، کردار کشی کرنے والوں کو بلا کر انہیں معافی مانگنے پر مجبور کیا اور ان سے یہ بھی کہا کہ آپ ان کی کردار کشی بند کریں۔ اس ملاوٹ کے اوپر تو ہم نے کریک ڈاؤن کیا ہے اور ہمیں بجائے شاباش کے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز، مالکان کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

* 381: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے مالکان کے نام بتائیں؟
(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 17-2016 میں کتنا گنّا خرید کیا تفصیل مل وار بتائیں؟
(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنّا کی ادا کرنی ہے مل وار بتائیں؟
(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وار بتائیں؟
(ہ) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟
(و) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب)

سفینہ شوگر مل:

2016-17	=	1,038,143 ٹن
2017-18	=	973,670 ٹن

رمضان شوگر مل:

2016-17	=	982,304 میٹرک ٹن
2017-18	=	944,089 میٹرک ٹن

مدینہ شوگر مل:

2016-17	=	1,205,955,434 میٹرک ٹن
2017-18	=	1,084,801,180 میٹرک ٹن

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د)

سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 77,860,730روپے

2017-18 = 73,025,234روپے

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 77,672,813روپے

2017-18 = 78,806,659روپے

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 90,644,658روپے

2017-18 = 81,360,089روپے

(ہ) مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016۔17	مکمل
2	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016۔17	مکمل
3	تعمیر سڑک دروہیٹہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016۔17	جاری

نوٹ: سال 18۔2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے، کے پاس بھیجتی ہے جس میں منصوبے پاس کئے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. Xen Highway
5. Reps. of P&D
6. 02 Reps. of each Sugar Mills
7. 02 Reps . of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner
2. Deputy Commissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. Reps. of P&D
5. S.E Highways.
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food).
8. MD/GM or a Reps of each Sugar Mills.
9. Reps. of Growers.

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ شوگر سیس کا جو پیسا collect ہوتا ہے وہ ایک دفعہ لاہور میں کین کمشنر صاحب کے پاس آتا ہے اور پھر یہاں وہ اپنی کچھ کٹوتی کرتے ہیں جس کے بعد وہ پیسا واپس ان شوگر ملز میں distribute ہوتا ہے تو میری حکومت سے گزارش یہ ہے کہ وہ کاشتکار اور ملز کا پیسا ہے جسے اکٹھا کر کے لاہور کیوں لایا جاتا ہے اور اس سے کٹوتی کیوں کی جاتی ہے، کیا یہ کسان کا استحصال نہیں ہے کہ کھیت سے منڈی تک اور ملز کی سڑکوں کی ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی کیونکہ اس پیسے سے سڑکیں بنی ہوتی ہیں، ملز کے اندر yard میں بھی جو ڈویلپمنٹ ہوتی ہے وہ بھی اسی پیسے سے ہو جاتی ہے اور ملز کے آگے service roads بھی اسی پیسے سے بنا دیئے جاتے ہیں تو یہ کاشتکار اور کسان کا استحصال ہو رہا ہے جس پر وزیر موصوف بتائیں گے کہ وہ اس استحصال کو روکنے کے لئے کوئی کردار ادا کریں گے یا کوئی پالیسی announce کریں گے اور اسے بہتر بنانے کا کوئی پروگرام رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ پیسا اکٹھا ہو کر لاہور میں تو آتا نہیں۔ مقامی شوگر ملوں کا پیسا مقامی سطح پر اکٹھا ہوتا ہے اُس پر ایک کمیٹی form کی ہوئی ہے وہ کمیٹیاں اُس کو باقاعدہ distribute کرتی ہیں اور ضرورت کے تحت کون سی سڑک بنی چاہئے اُس سڑک کی وہ نشاندہی کرتی ہیں۔ وہ پیسا مقامی سطح پر اکٹھا ہوتا ہے اور مقامی سطح پر خرچ ہو جاتا ہے اور اُسی مل

کے ایریا میں اُن کے نمائندے ہوتے ہیں، حکومت کے نمائندے ہوتے ہیں جسے ہم شوگر سیس روڈ کا نام دیتے ہیں تو میرا خیال ہے یہ مقامی سطح کا سوال ہے یہاں اس سوال کی ضرورت نہیں تھی اگر ان کو کوئی خاص specific چیز کی ضرورت ہے تو یہ اپنا نیا سوال دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے کسی خاص چیز کی ضرورت نہیں ہے صرف ان کے ریکارڈ کی درستی کے لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ پیسا کین کمشنر کے پاس ہی آتا ہے اور یہاں سے اُس کی distribution ہوتی ہے۔ منسٹر صاحب! اپنا پتا کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سن لیں پیسا ادھر ہی آتا ہے آپ چیک کریں۔ ہوتا یہ ہے جب یہ پیسا جمع ہوتا ہے اصولاً بات سید حسن مرتضیٰ کی صحیح ہے کہ اس کا جو صحیح استعمال ہے وہ وہیں ہے کہ جس استعمال کے لئے یہ ٹیکس دیا گیا ہے کہ وہاں yard کو ٹھیک کیا جائے، وہاں سے جو جہاں سے گنا آتا ہے وہ سڑکیں جس کو کمیٹی locally بیٹھ کر فیصلہ کرے وہ ہونی چاہئیں لیکن اس طرح ہوا ہے اور نہ ہو رہا ہے۔ جناب محمد سعید اکبر! آپ نے کوئی بات کرنی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے یہی جو آپ نے فرما دیا کہ یہ جو پیسا ہے اس کو کین کمشنر ہیڈ کرتا ہے اور پچھلے کافی عرصہ سے جو شوگر سیس کا پیسا ہے اس سے وہاں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی تو جیسے معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے کہا کہ اس کی یہ اجازت دیں کیونکہ ڈویژنل کمشنر شوگر کین ڈویلپمنٹ کمیٹی کی میٹنگ کو ہیڈ کرتا ہے اُس میں یہ فنڈز جاتے ہیں اور وہاں سے یہ ساری ڈویلپمنٹ ہوتی ہے تو میری یہ درخواست ہے جو آپ نے فرمایا بالکل صحیح ہے یہ طریقہ ہے اس پر ابھی کوئی کام نہیں ہو رہا تو یہ ضروری ہے جیسے آپ نے فرمایا میں بھی یہی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پھر آپ کہیں گے اُدھر سے بھی اعتراض آئے گا کہ دس سال کی بات نہ کریں سر ہم تو اب گورنمنٹ میں آئے ہیں اور اب جو شوگر سیس کی مد میں پیسا جمع ہو گا ہم اُس کے جوابدہ ہیں۔ ماضی میں تو جتنا پیسا جمع ہوا انہوں نے ہی خرچ کیا یہی

خرچ کرنے والے تھے اور یہی اکٹھے کرنے والے تھے۔اس میں تیاری کی کیا بات ہے پچھلے دس سال کا حساب میں نے دینا ہے یا انہوں نے دینا ہے؟میں تو تیاری کروں گا اپنے اس حساب کی۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!دیکھیں بات یہ ہے جو سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے اگر فرض کریں یہ پہلے سے ہو رہا ہے اگر اب نہیں ہو رہا تو کیا آپ نے کیبنٹ میں کوئی پالیسی طے کی ہے پھر اب آپ کی پالیسی کیا ہے؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!شوگر سیس کا پیسا جب ہمارے پاس جمع ہو گا ہم اُس کے جوابدہ ہوں گے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!وہ تو ہو رہا ہے۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!جہاں جہاں، جس جس مل سے جیسے جیسے پیسا اکٹھا ہو گا جو جو فنڈز ہوں گے وہ واپس دوبارہ اُسی ضلع میں جائیں گے اور اُن کی آپس میں مشاورت کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ کو پتا ہے کہ پہلے ایسا ہو رہا تھا کہ نہیں ہو رہا تھا؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر:نہیں ہو رہا تھا تو اس لئے اب یہ ایک بہت بڑی شفٹ ہے تو کیا کیبنٹ میں یہ پاس ہوا۔وزیر قانون!شاید آپ کو کچھ علم ہو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!نہیں آیا۔

جناب سپیکر:جی،کیبنٹ میں نہیں آیا تو منسٹر صاحب!آپ خود تو یہ نہیں کر سکتے اگر آپ کرتے ہیں نہیں ہوتا تو یہ تحریک استحقاق لے آئیں گے۔آپ اس کو serious لیں۔جو نہی منسٹر on the floor of the House commitment کرتا ہے اُس کے اثرات ہوتے ہیں۔اگر آپ کے پاس پالیسی میں یہ شفٹ آگئی ہے تو وہ ہاؤس کو بتائیں کدھر ہے وہ پالیسی اور وہ پالیسی دکھائیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر !جیسے ہی شوگر سیس اکٹھا ہو گا،جیسے ہی شوگر کا سیزن ختم ہو گا تو ایوان میں یہ پالیسی لے آئیں گے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!یہ بات نہیں ہے دیکھیں آپ ایک پالیسی کیstatementدے چکے ہیں آپ نے کہا ہے یہ اب ہم کر رہے ہیں یہ پالیسی کیstatement آگئی ہے مجھے وہ پالیسی دکھائیں

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!ابھی تو ہم نے بڑی مشکل سے یہ ملیں سٹارٹ کروائی ہیں۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!مجھے پالیسی دکھائیں جو پالیسی بنی ہے ؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!ابھی پالیسی تو نہیں بنی ایک چھوٹا سا ڈرافٹ تیار ہے۔

جناب سپیکر:ڈرافٹ اور ہوتا ہے پالیسی اور ہوتی ہے۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر !ابھی ہم بیٹھ کر اس پر بات چیت کریں گے جو فائنل ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!تو کیا پالیسی نہیں ہے ؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!جی،سر۔

جناب سپیکر:دیکھیں اگر کوئی کسی کے ذہن میں خیالات ہیں،کوئی خواب یا خیال ہے توon the floor of the House آپ منسٹر ہیں،responsible ministerہیں تو آپ خالی خیالات کو تو پالیسی کے طور پر نہیں رکھ سکتے،آپ کی پالیسی ہے تو وہ دکھائیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب !اس لئے جب بھیstatementدیں پہلے سوچیں پھر statement دیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:جی،اگلا سوال لے لیں۔سید حسن مرتضیٰ آپ کا پوائنٹ بڑاvalid ہے لیکن اس میں وزیر قانون سے بھی پوچھا ہے ابھی پالیسی چونکہ نہیں ہے اس لئے ہم اس سوال کوpending کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر میری صرف گزارش یہ ہے میں نے اس فلور پر بڑے شغل میلے بھی کئے ہیں،تماشے بھی لگائے لیکن میں اب ایک ذمہ دار پارلیمنٹیرین ہوں۔kindlyاپنے وزراء کو کہیں کہ میں کسی کی تضحیک یہاں نہیں کرتا،میں عزت احترام کرتا ہوں اور عزت احترام چاہتا ہوں وزیر صاحب نے کہا شاید انہیں پتا نہیں حالانکہ وزیر صاحبwell informed نہیں ہیں اُنہیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا پتاہے اور نہ اُنہوں نے بریفنگ لی ہے۔کل بھی آپ نے ایک منسٹر صاحب کو مشورہ دیا تھااِنہیں بھی یہی مشورہ دیں۔

جناب سپیکر!میں اس سوال کو بھی نہیں کرنا چاہتا تھا میں نے صرف ان سے پوچھا تھا کہ آپ کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ اس پر کوئی بہتری لا سکیں۔آپ اگر یہ دیکھیں جو ڈویلپمنٹ کی سکیمز گئی ہوئی ہیں بے شک یہ پچھلے دس سال کی ہیں لیکن اب جواب دہ حکومت ہے۔حکومت وقت جو ہوتی ہے پچھلے وقت کی بھی وہی ذمہ دار ہوتی ہے یہ کوئی بات نہیں ہے کہ پچھلے دس سال یہ ہوتا رہا، دس سال یہ ہوتا رہا۔

جناب سپیکر!انہوں نے غلط بات کہی ہے مجھے انہوں نے غلط ٹوکا ہے یہ ہاؤس میں معذرت کریں کہ مجھے انفارمیشن نہیں تھی میں نے غلط بات کی ہے میں اس پر معذرت خواہ ہوں یا میں شرمندہ ہوں یہ ان کا بنتا ہے اور انہیں اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اسے ہی تبدیلی کہتے ہیں۔کرکے دکھائیں میں دیکھتا ہوں کیسے کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں نے تو اپنی بات کی وضاحت کی ہے ان کو اس پر ناگوار گزرا ہے یہ ابھی انہوں نے خود بات کی کہ میں یہاں پر پہلے کھلواڑ کرتا رہا، میں یہاں پر یہ کرتا رہا، وہ کرتا رہا، اُس سے ہمیں غرض نہیں ہے انہوں نے جو بات کی میں وہ دہرا رہا ہوں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ریکارڈ نکلوالیں اگر میں نے کھلواڑ کا لفظ کہا ہو۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ کھلواڑ کرتے رہے ہوں گے ہم یہاں سیریس ہیں، ہم یہاں کام کے لئے آئے ہیں، عوام نے ہمیں کام کرنے کے لئے بھیجا ہے، ہم محنت کر رہے ہیں، کہیں کمی کوتاہی ہو سکتی ہے ہماری نیت صحیح ہے، ہم دیانتداری کے ساتھ deliver کریں گے اور پانچ سال بعد، دس سال بعد ہم منہ نہیں چھپاتے پھریں گے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ سرخرو ہو کر یہاں سے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو دوبارہ دہراتا ہوں کہ شوگر سیس ہر سال اکٹھا ہوتا ہے ہر سال اکٹھا ہونے کے بعد متعلقہ اضلاع میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ بھی اس سال شوگر سیس اکٹھا ہوگا سیزن کے اختتام پر متعلقہ اضلاع کو بھیج دیا جائے گا تو اُس پر جیسے یہ سڑکیں بنتی ہیں شوگر سیس جہاں سے اکٹھا ہوتا ہے وہاں استعمال ہوگا۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز منسٹر صاحب update نہیں اور نہ ہی جنہوں نے سوال put کیا ہے وہ well-informed ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ دونوں طرف سے یہ پتا بھی نہیں ہے کہ شوگر کین سیس کی مد میں کاشتکاروں سے کتنے پیسے کی کٹوتی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! نمبر 1 دو روپے فی من کٹوتی ہوتی ہے اور جو یہاں بتایا جا رہا ہے کہ شوگر کین سیس فنڈ جمع ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ میں on the floor of the House بات کر رہا ہوں کہ 2018-19 کا کچھ شوگر ملوں نے پیسا کین کمشنر کو نہیں بھجوایا اور جن شوگر ملوں کا پیسا کین کمشنر کے پاس آیا ہوا ہے وہ واپس ڈسٹرکٹ میں نہیں گیا۔ اس سے کاشتکاروں کا استحصال ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ request ہو گی کہ آپ اس میں رولنگ دیں۔ نہ تو ابھی تک committees reconstitute ہوئی ہیں بلکہ یہ سابقہ committees چل رہی ہیں اور ہماری بیوروکریسی سست روی کا شکار ہے۔ آپ نے بڑا اچھا کیا ہے کہ اس سوال کو pending کیا۔ اس میں proper جواب آنا چاہئے اور اس پر رولنگ آنی چاہئے تاکہ یہ پیسا واپس ضلعوں میں جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں، میں رولنگ کی گزارش کیوں کر رہا تھا کہ وہاں پسند و ناپسند پر سڑکیں select کی جاتی ہیں۔ میری PP-281 constituency میں 90 فیصد شوگر کین growers موجود ہیں اور پچھلے دو tenure میں وہاں پر ایک penny خرچ نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میرٹ پر نہیں ہو رہا ہے اس لئے میں نے پالیسی کا کہا تھا۔ اس سوال کو pending کرتے ہیں اور منسٹر صاحب پہلے کیبنٹ میں discuss کریں، پالیسی آئے اور پھر اس پالیسی کو ہاؤس میں لے کر آئیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! سوال نمبر 634 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***634: محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور دودھ کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے ان کے پاس کون کون سی مشینری ہے۔کتنے ملازمین باقاعدہ اس شعبہ میں تعلیم یافتہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موسم سرما میں دودھ کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے دودھ میں ملاوٹ بڑھ جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت دودھ میں ملاوٹ اور غیر معیاری ہونے کی روک تھام اور شہریوں کو خالص دودھ کی فراہمی کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کی روک تھام کے لئے ٹوٹل پندرہ ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز ،فوڈ سیفٹی آفیسر، ڈیری ٹیکنالوجسٹ اور اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر شامل ہیں اور یہ تمام ملازمین فوڈ سائنسز میں ماسٹر وایم فل کی ڈگری کے ساتھ ساتھ اپنے شعبہ میں مکمل مہارت رکھتے ہیں۔ان افسران کے نام و تعلیم ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے دودھ کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیری سیفٹی ٹیمز تشکیل دی ہیں جس میں ڈیری ٹیکنالوجسٹ اور اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر ہمراہ مِلک اڈلٹریشن کٹ اور CDR Foodlab Milk Analyzer کے ساتھ موقع پر ہی دودھ کے پیرامیٹرز اور کوالٹی چیک کرتے ہیں۔دوران چیکنگ دودھ غیر معیاری /ملاوٹ زدہ ثابت ہونے کی وجہ سے موقع پر ہی تلف کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ موسم سرما میں دودھ کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے دودھ میں ملاوٹ بڑھ جاتی ہے۔

(ج) حکومت /پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے اور اس ضمن میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیمیں خاص طور پر دودھ کی دکانوں اور ڈیری پراڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

رواں سال میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیموں نے879دودھ والی گاڑیوں میں موجود 320510لیٹر دودھ کو چیک کیا اور 61675لیٹر دودھ غیر معیاری و ملاوٹ زدہ ہونے کی بناء پر تلف کیا۔ تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے کہ فوڈاتھارٹی میںCDR Food lab Milk Analyzer کن آلات سے اس دودھ کو چیک کرتے ہیں اور کیا آلات جدید ہیں یا پرانا طریقہ ہے؟مزید یہ کہ ڈیری سیفٹی ٹیمیں کتنی ہیں اور ہر شہر کی آبادی کے لحاظ سے کتنی ٹیموں نے کام کیا، چیک کیا اور کیا حکمت عملی اپنائی؟شکریہ

جناب سپیکر: جی،وزیر خوراک!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو ضمنی سوال کئے ہیں،ان پر یہfresh question put کریں تاکہ میں اس کا جواب لے کر بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: آپ نےalready CDR Food Lab Milk Analyzer لکھے ہوئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کیا ان کاequipment ہر جگہ موجود ہے یا نہیں اور اس کی کیا تعداد ہے؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!میں یہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ تو جواب آگیا ہے۔ محترمہ!آپ کا سوال یہی ہے؟آپ سوال ذرا clear کر دیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر!میرا سوال یہ ہے کہ دودھ کو چیک کرنے کا جو پیمانہ ہے وہ جدید طریقہ کے آلات ہیں یا پرانے طریقوں سے چیک کرتے ہیں؟ان کو چیک کرنے والی ٹیمیں کتنی ہیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر خوراک!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!اس میں تعدادinvolve ہے اور نمبرز involveہیں۔یہfresh question بنتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ محترمہ! یہ پوچھ رہی ہیں کہ equipment پرانا ہے یا کوئی latest ہے؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! equipment بالکل جدید ہیں اور ہماری فوڈلیبارٹری الحمدللہ اس وقت جدید اور نئے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! اب میں جواب سے مطمئن ہوں انہوں نے بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔[*******]

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ جو کمیٹیاں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ پہلے والا سوال نہیں بنتا اور وہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ اب آپ اپنا pure سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے دودھ کو چیک کرنے کے لئے جو کمیٹیاں ڈسٹرکٹ میں بنائی ہوئی ہیں Kindly ان کمیٹیوں کے اندر کیا کوئی اس طرح کی پالیسی یا plan out کر رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کے لوگوں کو جو منتخب نمائندگان ہیں ان کمیٹیوں کے اندر شامل کیا جائے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی یہ کمیٹیاں constitute ہوئی ہیں۔ اگر کوئی اس میں رضاکارانہ طور پر اپنا نام پیش کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کو consider کر لیں گے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس میں وزیر اوقاف اور مذہبی امور!۔۔۔تشریف نہیں لائے تو ان سے متعلقہ سوالات کو pending کر لیتے ہیں پھر اگلی دفعہ سوالات لے لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! محکمہ اوقاف اور مذہبی امور سے متعلق سوالات take up کر لیں۔ میں ان سے متعلقہ سوالات کے جوابات دوں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے جواب دینے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر سوالات لے لیتے ہیں۔ جی، چودھری اشرف علی! آپ کا سوال ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! رولز change ہوئے ہیں ان کے مطابق دوسرا وزیر جواب نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر: ان کا نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ سیکرٹری صاحب! جناب خلیل طاہر سندھو کو نوٹیفکیشن کی کاپی بھجوا دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کاپی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے کہنے پر اعتبار ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس کی کاپی لے لیں۔ میں نے اس لئے آپ کو بتا دیا تھا۔ جی، چودھری اشرف علی! سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب قرآن بورڈ کے قیام اور اس کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*390: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب قرآن بورڈ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام، عہدہ و طریقہ تقرر سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) پنجاب قرآن بورڈ کے قیام کے اغراض ومقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(د) قرآن پاک کے شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت اور قرآن بورڈ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف ومذہبی امور (چودھری ظہیر الدین):

(الف) 2004 میں ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے پنجاب قرآن بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پھر جب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت اختیارات صوبائی حکومتوں کو تفویض ہوئے تو صوبائی اسمبلی پنجاب نے "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 منظور کیا۔ "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 کی شق 4(1) اور "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) رولز 2011 کے ضابطہ 7(1) کے تحت مجاز اتھارٹی کی منظوری سے پنجاب قرآن بورڈ تشکیل دیا گیا۔ فلیگ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب)

(1) پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام و عہدہ کی تفصیل فلیگ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) حکومت پنجاب کے منظور کردہ رولز کے مطابق تمام ممبران و سربراہ کی تقرری کی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے اور اس کا نوٹیفکیشن محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کرتا ہے۔

(ج) پنجاب قرآن بورڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد کی تفصیل فلیگ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1) حکومت کی ہدایات کے مطابق قرآن مجید کی طباعت و اشاعت اور ریکارڈنگ کے کام کو غلطیوں سے مبرا ہونے کی نگرانی کرنا۔

2) قرآن مجید کے بوسیدہ یا شہید مقدس اوراق اور دیگر مقدس اوراق کو محفوظ کرنا۔

3) قرآن محلات کا قیام عمل میں لانا۔

4) قرآن بورڈ کے وضع کردہ طریق کار اور تعداد کے مطابق قرآن مجید کی مفت تقسیم۔

(د) قرآن پاک کے شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت اور قرآن بورڈ نے اب تک درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

1) شہید مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے ڈویژنل سطح پر محکمہ اوقاف کے تعاون سے 9 قرآن محلات قائم کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل فلیگ (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2) پنجاب قرآن بورڈ کی جانب سے قرآن پاک کے شہید اور دیگر بوسیدہ مقدس اوراق کی تعظیم و تکریم کے بارے عوام الناس میں آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا نیز اس کے بارے الیکٹرانک میڈیا پر پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران نے بھی پروگرام کئے ہیں تفصیل فلیگ (ث) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3) قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کی زمین بردگی کے لئے گرین ایکڑ ہاؤسنگ سوسائٹی رائیونڈ روڈ لاہور میں محکمہ اوقاف کے تعاون سے چار عدد قرآن ویلز تعمیر کئے گئے ہیں ہر کنویں کی گہرائی تقریباً45فٹ، گولائی26فٹ اور دیوار کی موٹائی16انچ ہے۔ ہر کنویں کا فرش آر سی سی کا بنا ہوا ہے۔

4) اب تک جمع ہونے والے شہید مقدس اوراق کی لاکھوں بوریاں مدینہ فاؤنڈیشن فیصل آباد کے تعاون سے ریسائیکل کی جا چکی ہیں اور مسلسل یہ عمل جاری ہے۔

5) عوام الناس کی آگاہی کے لئے لاہور نہر کے دونوں اطراف مختلف مقامات پر شہید مقدس اوراق کے بارے ہدایات پر مشتمل سائن بورڈز نصب کئے گئے ہیں کہ لوگ شہید مقدس اوراق کو نہر کے گندے پانی میں بہانے کی بجائے پنجاب قرآن بورڈ سے رابطہ کر کے ان کے حوالے کریں تفصیل فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

6) شہید مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے پنجاب قرآن بورڈ نے لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں گرین بوکسز (boxes) نصب کروائے ہیں تفصیل فلیگ (چ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

7) پنجاب قرآن بورڈ کے تین رضاکار بھی مختلف شہروں میں مقدس شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے شب و روز مصروف عمل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے اجلاس میں بھی take up ہوا تھا اور آپ نے بڑی مہربانی فرمائی تھی اور رولنگ دی تھی کہ منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ سے اس کے متعلق بریفنگ لے کر آئیں گے اور پھر ہاؤس کو آگاہ کریں گے کہ اس میں اب تک کیا کیا پیشرفت ہو چکی ہے؟ وہ جو قرآن محل بنے ہیں تو کیا ان کا دائرہ کار تحصیل لیول تک پھیلا دیا گیا ہے یا نہیں، پھر قرآن میوزیم اور جو لائبریری بنی تھی تو اس بارے میں منسٹر صاحب معزز ہاؤس کو بریف کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال پچھلی دفعہ pending کیا گیا تھا اور آپ نے تفصیلات کے حوالے سے بھی فرمایا تھا جو کہ یہاں مطلوب ہیں۔ اب جیسا کہ میرے بھائی اور معزز ممبر نے فرمایا ہے تو میں تفصیلاً عرض کرتا ہوں کہ 2004 میں ایک ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے پنجاب قرآن بورڈ کا قیام عمل میں آیا تھا جب آپ اس وقت وزیراعلیٰ تھے اور آپ نے اس کے ساتھ ساتھ ایک سیرت اکیڈمی بھی بنائی تھی جس کے اندر قرآن بورڈ کا قیام ظہور پذیر ہوا تھا۔

جناب سپیکر! جب اٹھارہویں ترمیم آئی تو The Punjab Holy Quran Act کے ذریعے اس کو آگے چلایا گیا لیکن بنیادی طور پر چیزیں وہی تھیں جو ایگزیکٹو آرڈر ہے بلکہ اب تک ساری کی ساری چیزیں بھی وہی ہیں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جو آپ کے دور میں کی گئی تھی۔ اس میں پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران اور سربراہان کی ایک کمیٹی بنتی ہے اور اس کمیٹی کے 27 ممبران ہیں۔ اس میں آپ نے اس وقت فرمایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! اس میں تفصیل کافی آگئی ہے۔ میرے خیال میں اس پر مزید انفارمیشن نہیں ہے جو کہ اس کے علاوہ ہو۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ اوقاف کی بلڈنگز کے کرایہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

***499: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کی کوئی بلڈنگز ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان بلڈنگز سے کرایہ وصول کرتی ہے؟

(ج) ان میں سے کتنی بلڈنگز پر لوگوں نے ناجائز قبضے کر رکھے ہیں؟

(د) محکمہ کی بلڈنگز سے حاصل کردہ کرایہ کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین):

(الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کی 219 بلڈنگز ہیں۔

(ب) محکمہ اوقاف ایسی بلڈنگز سے کرایہ وصول کرتا ہے جن کے ساتھ کرایہ داری یونٹس واقع ہیں۔

(ج) محکمہ کی کسی بلڈنگ پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے البتہ 427 یونٹس پر کرایہ داران کے علاوہ دیگر افراد کرایہ دار کی مرضی سے کاروبار کر رہے ہیں۔ ان یونٹس کا کرایہ بھی باقاعدگی سے وصول ہو رہا ہے۔ نیز ان ناجائز قابضین کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

(د) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق نمبر 18 کے تحت اوقاف فنڈ کے نام سے ایک اکاؤنٹ تشکیل دیا گیا ہے اور پنجاب بھر سے اکٹھی ہونے والی آمدن ماہوار بنیادوں پر اس میں منتقل کر دی جاتی ہے اور اکاؤنٹ کو محکمہ اوقاف کے سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر چلاتے ہیں اور ماہوار بنیادوں پر پنجاب بھر کو منظور شدہ بجٹ کے مطابق اسی فنڈ سے رقوم کی منتقلی کی جاتی ہے جس سے محکمہ اوقاف پنجاب کے تمام دفاتر جملہ اخراجات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کا جز(ج) میں تھا جس میں، میں نے سوال کیا تھا کہ ان میں سے کتنی بلڈنگ پر لوگوں نے ناجائز قبضے کر رکھے ہیں۔ اس کے جواب کے پہلے حصے میں کہا گیا ہے کہ محکمہ کی کسی بلڈنگ پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے اور اس کے آخری حصے میں کہا جا رہا ہے کہ ناجائز قابضین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلا حصہ ٹھیک ہے یا آخری ٹھیک ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف ومذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جب میں اس کی تفصیل گزارش کروں گا تو یہ دونوں ہی ٹھیک ہیں۔ بلڈنگ پر کوئی ناجائز قابض نہیں ہیں لیکن اس کے اندر 427 یونٹس پر کرائے دار ہیں۔ وہ کرائے دار کرایہ تو دے رہے ہیں لیکن انہوں نے آگے sublet کر دیئے ہوئے ہیں۔ اب جن کو sublet کئے ہوئے ہیں ہم انہیں ناجائز قابضین سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ ہم نے تمام یونٹس کرائے داروں کو دیئے ہوئے ہیں لیکن کرائے داروں نے آگے کسی کو sublet کئے ہیں اور جب یہ بات محکمے کے علم میں آئی تو محکمے نے سمجھا کہ اب یہ ناجائز قبضہ ہے۔

جناب سپیکر! دونوں کی تفصیل بتا دی ہے کہ ہم نے 427 یونٹس کرائے پر دیئے ہوئے ہیں اور وہ سارے sublet کرائے دار ہیں۔ جب محکمے نے تحقیق کی تو چند ایک لوگ ایسے ہیں جنہوں نے آگے sublet کر دیئے ہوئے ہیں اور خود کام نہیں کر رہے بلکہ کوئی اور کر رہا ہے جسے محکمے نے accept نہیں کیا اور انہیں ناجائز قابض کے طور پر declare کیا اور ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! بحث نہیں بلکہ گزارش ہے کہ محکمے نے آپ کو بڑا tricky سا جواب بھیجا ہے۔ اس میں توجہ طلب بات یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ محکمے کی کسی بلڈنگ پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے جسے آپ قبضہ کہہ رہے ہیں اسے محکمہ کہہ رہا ہے کہ قبضہ نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ 427 دکانیں خود محکمے کے لوگوں نے لی ہوئی ہیں کسی کا دو ہزار کرایہ دیتے ہیں اور کسی کا پانچ ہزار روپے دیتے ہیں اور اس کے بعد یہ دکانیں لاکھوں روپے کرائے میں آگے دے دی گئی ہیں اور یہ کئی سالوں اور کئی دہائیوں سے ان کے قبضے میں ہیں اس لئے محکمے نے آپ کو

بڑاtrickyساجواب دے دیا ہے کہ محکمہ کی کسی بلڈنگ پر کوئی قبضہ نہیں ہے لیکن آپ ایک عوامی نمائندے ہیں جب آپ نے پڑھا تو آپ کو لگا کہ یہ قبضہ ہے۔اگر آپ کے پاسproperجواب نہیں ہے تو دس سال کا طعنہ دینے کی بجائے اسے pendingفرما کر اس پر سپیشل انکوائری کرنی چاہئے چونکہ آپ کو پڑھتے ہوئے 427دکانوں پر قابضین لگے ہیں لیکن جب محکمے نے جواب دیا تو انہیں قابضین نہیں لگے اور وہ انہیں کرائے دار مان رہے ہیں۔ اگر ان 427دکانوں کو دیکھا جائے تو محکمے کو ماہانہ پانچ سے چھ کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ آج بھی سینکڑوں دربار ایسے ہیں جو بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی چار دیواریاں نہیں ہوتیں اور وہ اس وجہ سےpendingہیں کہ بجٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ یہ جو 427دکانیں محکمے کے ملازمین اور ان کی ملی بھگت سے کوئی دکان500روپے پر، کوئی ہزار روپے اور کوئی دو ہزار روپے کرایہ پر دی گئی ہیں ان کیproperانکوائری کی جائے اور پھر اس کا جواب دیا جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!شکریہ۔ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر انہوں نے یہ نشاندہی کی ہے تو اس کی انکوائری کروائی جائے گی لیکن جیسے انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ دکانیں صحیح طریقے سے کرائے پر دی جائیں تو چار پانچ کروڑ روپیہ ماہانہ کرایہ وصول ہو سکتا ہے تو میں اس سلسلے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت ان دکانوں کا چار کروڑ چالیس لاکھ روپے ماہانہ کرایہ وصول کیا جا رہا ہے لیکن ان کی باتvalidہے اگر یہ فرماتے ہیں کہ اس کی انکوائری کی جائے تو ہم اس کی انکوائری کریں گے۔

جناب سپیکر!یہ محکمہ مجھےnotifyہوا تھا تو میں نے اسی وقت پڑھ لیا تھا کہ اس میں تضاد ہے چونکہ پہلے لکھا ہوا ہے کہ قابض نہ ہے اور آگے لکھا ہوا ہے کہ ناجائز قابضین ہیں تو اس کے بعد میں نےprobe inکیا تو مجھے جواب ملا کہ جو دکانیںsubletکی گئی ہیں ہم انہیں جائز نہیں سمجھتے لیکن معزز ممبر کی تجویز بالکل ٹھیک ہے میں خود لکھ کر بھیجوں گا کہ ان قابضین کو نکالا جائے اور آپ کی منشا کے مطابق ان کی دوبارہopen auctionکی جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ 427 دکانوں کو کرائے پر دیا اور ناجائز قابض نہیں ہیں۔ کرائے پر دینے کی جو شرائط ہیں ان کے اندر لکھا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ sublet نہیں کر سکتا اور یہ کلاز اس کے اندر موجود ہوتی ہے اور اگر کسی نے sublet کر دیا تو پھر اس کرائے دار کا right ختم ہو گیا اور جو نیا کرایہ دار آئے گا اس کا status بالکل ناجائز قابض کا ہے۔ اگر محکمہ یہ کہتا ہے کہ ناجائز قابض نہ ہیں تو یہ محکمہ کی حقائق سے چشم پوشی کرنے والی بات ہے۔ منسٹر صاحب یہ دیکھیں کہ یہ کتنے عرصے سے sublet ہوئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس سوال کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائیں جو پچھلی recovery کرے۔ منسٹر صاحب یہ بھی بتائیں کہ 427 میں سے کتنی دکانیں sublet ہوئی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے لیکن غالباً آپ نے دیکھا نہیں جناب نصیر احمد کو پتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! obviously جب یہ توجہ کریں گے تو انشاء اللہ اس میں بہتری آئے گی لیکن متعلقہ منسٹر صاحب اس کا جواب ایوان کے اندر ہی دیں باقی ان کا جواب ٹھیک ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے بھائی نے جو ارشاد فرمایا ہے میں بتا دوں کہ انٹی کرپشن کے ذریعے کارروائی کی جا رہی ہے اور جب ہمارے کوئی بھائی منسٹر کسی وجہ سے نہیں آتے تو ہماری کیبنٹ کی یہ collective responsibility ہے آپ کی بھی مہربانی شامل ہوتی ہے اور ہم تمام حقائق آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور باگڑیاں چوک ٹاؤن شپ میں

محکمہ اوقاف کے رقبہ پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*522: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) موضع باگڑیاں ٹاؤن شپ لاہور میں محکمہ اوقاف کا کتنا رقبہ تھا۔ کتنا رقبہ موجود ہے اور کتنے رقبہ پر لوگوں نے قبضہ کر کے مکانات تعمیر کر رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سرکاری رقبہ پر جو لوگ ناجائز قابضین ہیں ان میں اکثریت کا تعلق محکمہ اوقاف کے سرکاری ملازمین کا ہے یا تھے؟

(ج) کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) موضع باگڑیاں میں محکمہ اوقاف کا بمطابق نوٹیفکیشن 387 کنال 17 مرلے رقبہ تھا جس میں سے 27 کنال دو مرلے رقبہ عدالتی حکم کے تحت واگزار کر دیا گیا اس طرح محکمہ کے زیر تحویل 360 کنال پندرہ مرلے رقبہ موجود ہے اس رقبہ میں سے 198 کنال پر ناجائز قبضہ بشکل رہائشی مکانات عرصہ دراز سے بنے ہوئے ہیں۔

(ب) سال 1988 میں محکمہ اوقاف نے ملازمین اوقاف کے لئے 198 کنال چار مرلے رقبہ پر رہائشی کالونی بنائی اور 196 پلاٹس ملازمین اوقاف کو الاٹ کئے۔ بعد ازاں سال 2005 میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ الاٹمنٹ منسوخ کر دی۔ دوران کیس الاٹی ملازمین نے پلاٹس پرائیویٹ لوگوں کو فروخت کر دیئے جو وہاں مکان بنا کر رہائش پذیر ہیں اس وقت سرکاری ملازم کے پاس کوئی پلاٹ نہ ہے۔ الاٹ شدہ پلاٹس میں رقبہ تعدادی 27 کنال پانچ مرلے اس وقت خالی ہیں جو محکمہ کے قبضہ میں ہیں۔

(ج) اس رقبہ پر ناجائز قابضین نے مکانات بنا رکھے ہیں جن کو ضلعی انتظامیہ محکمہ انٹی کرپشن اور محکمہ اوقاف مل کر مرحلہ وار واگزار کروا رہا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن

حق نواز ٹرسٹ کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

*547: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔154 لاہور محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں حق نواز ٹرسٹ کے نام اوقاف کی کل کتنی زمین کس کس علاقہ اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) مذکورہ ادارے کی کتنی زمین زیر کاشت اور کتنی پر آبادی بن چکی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محمود بوٹی محلہ جیمبا پارک لاہور میں محکمہ اوقاف کی زمین پر بااثر لوگوں نے قبضہ کر کے پلاٹ بنا کر فروخت کر دی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں اب بھی محکمہ اوقاف کی زمین خالی ہے کیا حکومت اس زمین کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) حلقہ پی پی۔154 محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں بمطابق نوٹیفکیشن حق نواز ٹرسٹ کے نام محکمہ اوقاف کی کل زمین 191 کنال دو مرلے چوبیس مربع فٹ ہے۔ یہ زمین کوٹلی گھاسی، کوٹ خواجہ سعید، باغبانپورہ، ساہوواڑی میں واقع ہے۔

(ب) مذکورہ زمین میں سے 86 کنال دس مرلے 75 مربع فٹ زرعی ہے اور 52 کنال گیارہ مرلے 149 مربع فٹ پر رہائشی مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ناجائز قابضین رہائش پذیر ہیں۔

(ج) وقف رقبہ واقع محمود بوٹی محلہ جیمبا پارک میں 17 کنال دس مرلے پر مختلف لوگوں نے بصورت نرسری و مکانات ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ جن سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے انٹی کرپشن کی شمولیت سے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ کی تقریباً9 کنال دو مرلے جگہ موقع پر خالی ہے۔ جس کو لیز کرنے کے لئے مارچ2019 میں مشتہر کیا جائے گا۔

رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

***737:سید عثمان محمود:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمین کچھ لوگوں کو لیز پر دی گئی ہے اگر ہاں تو یہ زمین لیز پر دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ناجائز قابضین سے زمین وگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کل 13949 ایکڑ ایک کنال سات مرلے زمین ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ اوقاف کی کل 9655 ایکڑ ایک مرلہ قابل کاشت اراضی میں سے 8248 ایکڑ زمین لوگوں کو سالانہ لیز پر دی گئی ہے۔ جہاں تک زمین کو لیز پر دینے کے طریق کار کا تعلق ہے تو نیلام کرنے کے لئے اخبار اشتہار، مقامی اشتہار اور وسیع تر مشتہری و منادی کروائی جاتی ہے اور نیلام عام کے لئے نمائندہ ضلعی انتظامیہ، نمائندہ صدر دفتر، زونل ایڈمنسٹریٹر بہاولپور، ضلعی خطیب اور منیجر حلقہ شامل ہوتے ہیں جملہ ممبران نیلام کمیٹی کی موجودگی میں زرپٹہ مستاجری نیلام عام کیا جاتا ہے۔

(ج) حکومت کی ہدایات کے مطابق محکمہ اوقاف میں ناجائز قبضہ کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے صوبہ بھر سے 150 ایکڑ سے زائد زمین واگزار کروائی جا چکی ہے اس ضلع میں بھی زیر قبضہ زمین مقامی انتظامیہ کے تعاون سے واگزار کروانے کے لئے آپریشن کیا جا رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

کسانوں کو گندم کے لئے باردانہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

8: جناب نصیر احمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسانوں کو گندم کی خریداری کے لئے باردانہ کی فراہمی کے سلسلہ میں حکومت نے کیا پالیسی بنا رکھی ہے؟

(ب) پچھلے سال حکومت نے کل کتنے کسانوں کو باردانہ مہیا کیا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پچھلے سال باردانہ کی تقسیم کاری کے لئے درج ذیل طریقہ طے کیا گیا تھا۔

1. محکمہ مال گرداوری بابت کاشت گندم مہیا کی۔
2. زمینداران نے 16 تا 20 اپریل درخواستیں سنٹر کو آرڈینیٹر کے پاس اپنے موضع کے ملحقہ سنٹر پر جمع کروائیں۔
3. یہ درخواستیں نمبر لگانے کے بعد موقع پر موجود کمپیوٹر آپریٹر کو دی گئیں تا کہ وہ ان کا اندراج کمپیوٹر میں کر سکے۔
4. بعد ازاں یہ ڈیٹا پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کو برائے تصدیق منتقل کر دیا گیا۔
5. اس تصدیق کے بعد تفصیلات PITB کو برائے اجراء حتمی فہرست بھجوایا گیا اور متعلقہ محکمہ نے یہ فہرستیں ڈپٹی کمشنر کو بھجوادیں اور اس کے بعد یہ فہرست متعلقہ مرکز خرید گندم پر آویزاں کر دی گئیں اور ان کی بنیاد پر مورخہ 26 اپریل سے اجراء باردانہ شروع کیا گیا۔
6. زمیندار کو زیادہ سے زیادہ 80 بوری پٹ سن 100 کلو گرام یا 160 تھیلا پولی تھین 50 کلو گرام اجراء کیا گیا۔

(ب) پچھلے سال 594495 کسانوں کو باردانہ کا اجراء کیا گیا۔

فیصل آباد شہر میں فلور ملز اور ان کے مالکان کے نام کی تفصیلات

60: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی فلور ملز ہیں۔ ان کے اور ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان فلور ملز کو سال18-2017میں کتنی گندم کس کس ریٹ پر فروخت کی گئی، تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنی فلور ملز کب سے بند پڑی ہیں؟

(د) ان فلور ملز کو گندم فراہم کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان کو گندم کس بناء پر فراہم کی جاتی ہے؟

(ہ) کون کون سی فلور ملز، گندم کی غیر قانونی فروخت میں ملوث پائی گئی ہیں ان کے اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 53 فلور ملز ہیں ان کے اوران کے مالکان کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال2017 میں 158746.000 میٹرک ٹن گندم فلور ملز کو جاری کی گئی(ملزوار اورریٹ وار تفصیل جز(ب۔اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال2018 میں 64976.419 میٹرک ٹن گندم فلور ملز کو جاری کی گئی تفصیل جز(ب۔بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فی الوقت 28 فلور ملز بند ہیں اوران کے بند ہونے کا عرصہ ایک سال سے پانچ سال تک کا ہے۔

(د) ہر سال گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ خوراک کی طرف سے گندم اجراء کی پالیسی جاری ہوتی ہے۔ اجراء پالیسی کے مطابق فلور ملز کو گندم جاری ہوتی ہے دوران سال 2017 اور2018 گندم کے اجراء کی اوپن پالیسی تھی فلور ملز کو ضرورت کے مطابق گندم دی جاتی تھی۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کوئی بھی فلور ملز گندم کی غیر قانونی فروخت میں ملوث نہ ہے کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے اجراء گندم کی اوپن پالیسی رائج ہے۔

فیصل آباد شہر میں محکمہ خوراک
کے گودام اور گندم فروخت کرنے کی تفصیلات

61: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں گندم محفوظ کرنے کی capacity کتنی کتنی ہے؟

(ج) اس وقت ان گوداموں میں کتنی گندم محفوظ ہے یہ کس سال کی خرید کردہ ہے؟

(د) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے مختلف طریقوں سے محفوظ کی گئی اور یہ کس سال کی خرید کردہ ہے؟

(ہ) کتنی گندم خراب ہو چکی ہے جو کہ ان گوداموں میں عرصہ دراز سے پڑی ہوئی ہے؟

(و) کیا حکومت ان گوداموں میں تین سال سے زائد پڑی ہوئی گندم کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 16 سنٹر ہیں۔ جس میں فیصل آباد شہر میں سیٹ VI,V,IV,III,II,I ہیں اور اس کے علاوہ دارالاحسان، سر شمیر روڈ، جڑانوالہ، بچیانہ، روڈ الہ روڈ، جھوک دتہ، تاندلیانوالہ، کنجوانی، ماموں کانجن، سمندری میں واقع ہیں۔

(ب) ضلع ہذا میں گوداموں کی کل سٹینڈرڈ کیپیسٹی 187500 میٹرک ٹن ہے۔ مزید 49466.000 میٹرک ٹن آپریشنل کیپسٹی ہے۔ جس میں ضلع کے سٹاک گندم ذخیرہ ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان گوداموں میں اس وقت 308706.027 میٹرک ٹن گندم محفوظ ہے۔ سنٹر وار سکیم وار گندم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت کھلے آسمان کے نیچے سکیم 19-2018 کی خرید کردہ 71740.100 میٹرک ٹن گندم جو کہ 202 گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ شدہ ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کسی گودام اور کسی سکیم کی کوئی گندم خراب نہ ہوئی ہے۔

(و) ضلع فیصل آباد میں سکیم17-2016، 18-2017 اور19-2018 کی گندم موجود ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ خوراک کی طرف سے جاری کردہ پالیسی کے مطابق فلور ملز کو گندم کی سپلائی جاری ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی
کے قیام اور اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

95: چودھری اشرف علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ میں کون کون سی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کون سی پُر اور کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں جو اسامیاں پُر ہیں ان پر تعینات افسران واہلکاران کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ نے شہریوں کو ملاوٹ سے پاک صاف ستھری اور تازہ اشیائے ضروریہ کی فراہمی کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں، فروخت کرنے والوں، ملاوٹ شدہ اور مصنوعی دودھ فروخت کرنیوالوں بیمار اور باسی گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی نہ کرتی ہے جس سے مذکورہ اشیاء اور اجناس فروخت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 17۔اکتوبر2016 کو عمل میں آیا نوٹیفکیشن کی کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ میں کل اسامیوں کی تعداد 74ہے جن میں سے 24اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ باقی50اسامیاں خالی ہیں۔ پُر اسامیوں پر تعینات افسران / ملازمین اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمنی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے شہریوں کو ملاوٹ سے پاک اور تازہ خوراک کی فراہمی کے لئے اب تک51,601احاطوں کا معائنہ کیا گیا اور غیر معیاری اشیاء خوردونوش فروخت کرنے اور ملاوٹ کرنے والے1185احاطوں کو سر بمہر کیا، 2,86,20,455روپے جرمانہ عائد کیا اور33,796احاطوں کو بہتری کے لئے نوٹس جاری کئے علاوہ ازیں ملاوٹ جیسے جرم میں ملوث34افراد پر FIRs کروائی گئیں تاکہ عام شہریوں تک صاف ستھری ملاوٹ سے پاک اور تازہ اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

(د) جی، نہیں۔ اس بات میں صداقت نہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ میں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں اور باسی گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہ کرتی ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی شہریوں کو صاف ستھری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کے لئے تن دہی سے کام کر رہی ہے جس کے لئے روزمرہ کی بنیادوں پر مختلف جگہ پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کی جاتی ہے چیکنگ کے دوران اب تک 258,200لٹر دودھ چیک کیا گیا جس میں سے 37,800لٹر ملاوٹ زدہ دودھ تلف کیا گیا۔ جبکہ 2928 گوشت کی دکانوں کی چیکنگ کی گئی اور چیکنگ کے دوران ناقص گوشت کی فروخت کی بناء پر44دکانوں کو سر بمہر کیا گیا اور1,112,400روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ 2498 کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے تاکہ عام شہریوں تک صاف ستھرے اور صحت مند گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

صوبہ میں منرل واٹر کمپنیوں کی تعداد ور جسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

206:**جناب نصیر احمد:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت منرل واٹر کی کتنی کمپنیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی کمپنیاں رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) حکومت نے غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت 22 منرل واٹر کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں منرل واٹر کی 12 کمپنیاں پنجاب فوڈ اتھارٹی سے رجسٹرڈ ہیں اور 10 کمپنیاں غیر رجسٹرڈ ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ بھر میں غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کا معائنہ کیا اور نمونہ جات حاصل کئے اور ایسی کمپنیاں جن کے پانی کے نمونہ جات فیل قرار پائے ان کو فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کئے اور بھاری جرمانے عائد کئے جبکہ بعض کمپنیوں کو سربمہر بھی کیا گیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام اور پرفارمنس آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

211:**جناب نصیر احمد:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کب قائم ہوئی؟

(ب) اتھارٹی کا پرفارمنس آڈٹ کب کروایا گیا؟

(ج) کیا اتھارٹی جن مقاصد کے لئے قائم کی گئی تھی وہ حاصل ہو رہے ہیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے تحت عمل میں آیا(پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کی کاپی ضمنی نمبر(الف)تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا پرفارمنس آڈٹ سال 16-2015میں ہوا پرفارمنس رپورٹ کی کاپی ضمنی نمبر (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2011میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام کی منظوری دی گئی اور ایک سال بعد اتھارٹی کو فنکشنل کیا گیا۔2016تک فوڈ اتھارٹی کی توجہ بنیادی ڈھانچے پر مرکوز رہی اور اتھارٹی صرف لاہور کی حد تک کام کرتی رہی۔2016 کی سہ ماہی میں ادارے کی توسیع پر کام کا آغاز ہوا اور 14۔اگست2017 کو صوبہ بھرمیں توسیع کا کام مکمل ہو ا۔پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام کا مقصد محفوظ خوراک کی یقینی فراہمی، ملاوٹ مافیہ کی مکمل سرکوبی کے لئے سخت قوانین کی تیاری، موجودہ قوانین میں جدید تقاضوں کے مطابق تبدیلیوں، صحت مند غذا کے کلچر کے فروغ، ناقص اور مضر صحت خوراک کی حوصلہ شکنی، اتھارٹی کے اندر شفافیت، صارفین کی سہولت، عوامی آگاہی اور فوڈ انڈسٹری کو جدید دور کے مطابق ڈھالنا ہے۔پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارروائیوں کا مختصر جائزہ ضمنی(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنے مقاصد کے حصول میں کافی حد تک کامیاب ہوچکی ہے اتھارٹی کے خصوصی اقدامات درج ذیل ہیں:

- ❖ صارفین کی دلچسپی بڑھانے اور ان کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا حصہ بنانے کے لئے پنجاب فوڈ سیفٹی ایمبیسڈر پروگرام، کنزیومر فورم، سوشل موبلائزیشن ونگ اور انٹرنشپ جیسے پروگراموں کا اہتمام کیا گیاہے۔
- ❖ صارفین کے حقوق کے مطابق اگر صارف کی درخواست پر اسے ریسٹورنٹ یا فوڈ پوائنٹ تک رسائی نہ دینے پر پی ایف اے اس ریسٹورنٹ یا فوڈ پوائنٹ کو جرمانہ، سیل یا لائسنس منسوخ کر سکتی ہے۔
- ❖ تسلسل کے ساتھ دن اور رات میں کارروائیاں جاری رکھنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی آپریشن ٹیمیں تین شفٹوں میں کام کر رہی ہیں۔
- ❖ صوبہ بھر کے ذبح خانوں کی مستقل بنیادوں پر چیکنگ کی جا رہی ہے۔

- ❖ مخصوص اہداف پر مبنی (میٹ،ڈیری اور واٹر سیفٹی) ٹیموں کی تشکیل دی گئی ہے۔
- ❖ ڈویژنل سطح پر ڈیری، میٹ و پانی کی چیکنگ کے لئے الگ الگ ٹیموں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- ❖ ڈیری سیفٹی ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر دودھ اور اس سے متعلقہ مصنوعات کی چیکنگ کرتی ہیں۔
- ❖ میٹ سیفٹی ٹیمیں صحت مند اور محفوظ گوشت کی فراہمی کو باقاعدگی کے ساتھ چیکنگ کرتے ہوئے یقینی بنائے گی۔
- ❖ واٹر سیفٹی ٹیمیں پبلک، پرائیویٹ سیکٹر کے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی چیکنگ، پانی کے نمونوں کو جمع کرنا اور واٹر فلٹریشن پلانٹس سے وابستہ افراد کی ٹریننگ کا اہتمام بھی کرتی ہیں۔

لاہور: بیکریوں میں ناقص مٹیریل استعمال کرنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

232: چودھری اختر علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بیکریوں اور پیزا بنانے والی شاپ میں گندے انڈے اور ناقص مٹیریل کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بیکریوں کے پیزا، برگر اور مختلف چیزیں کھانے سے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) لاہور میں بیکریوں، پیزا، برگر اور شوارمے وغیرہ بنانے والی دکانوں کو مہینہ میں کتنی بار فوڈ اتھارٹی کے افسران و اہلکاران چیک کرتے ہیں ان کے نام، عہدہ اور سکیل وار بیان فرمائی جائے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت برگر اور شوارما بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ لاہور میں بیکریوں اور پیزا بنانے والی شاپس میں گندے انڈوں اور ناقص مٹیریل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات بھی درست نہ ہے کہ لاہور میں بیکریوں کے پیزا، برگر اور مختلف چیزیں کھانے سے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

(ج) لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی 9فوڈ سیفٹی ٹیمیں زیر نگرانی ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز لاہور ہمہ وقت متعلقہ ٹاؤنز میں فوڈپوائنٹس کی چیکنگ کرتی ہیں۔ان فوڈ سیفٹی ٹیموں میں گریڈ 17 کے فوڈ سیفٹی آفیسرز اور گریڈ 16 کے اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسرز شامل ہیں افسران کے نام اور عہدہ ضمنی نمبر(الف) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہرگز نہ ہے کیونکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنے قیام سے لے کر اب تک عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں327 بیکریوں اور میٹھائی کی دکانوں کا معائنہ کیا اور ناقص خوراک بنانے اور فروخت کرنے والی 32 دکانوں / بیکریوں کو سربمہر کیا گیا اور 96 کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے جبکہ 154 کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مختلف احاطوں / گوداموں پر چھاپے مار کر ہزاروں کی تعداد میں گندے انڈے اور بھاری مقدار میں ناقص مٹیریل تلف کیا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔154 میں محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

234: چودھری اختر علی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں حق نواز ٹرسٹ کے نام اوقاف کی کل کتنی زمین ہے؟

(ب) مذکورہ زمین کس کس علاقہ میں ہے، جگہ کا نام اور علاقہ بیان فرمائیں؟
(ج) مذکورہ ادارے کی کتنی زمین زیر کاشت اور کتنی پر آبادی ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟
(د) کیا درست ہے کہ محمود بوٹی کے علاقے محلہ جیمبا پارک میں محکمہ اوقاف کی زمین پر بااثر لوگوں نے قبضہ کر کے پلاٹ بنا کر سیل کر دی ہے؟
(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں اب بھی سرکاری زمین خالی ہے کیا حکومت اس خالی زمین کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) حلقہ پی پی۔154 محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں بمطابق نوٹیفکیشن حق نواز ٹرسٹ کے نام محکمہ اوقاف کی کل زمین 191 کنال دو مرلے چوبیس مربع فٹ ہے۔
(ب) یہ زمین کوٹلی گھاسی، کوٹ خواجہ سعید، باغبانپورہ، ساہو واڑی میں واقع ہے۔
(ج) مذکورہ زمین میں سے 86 کنال دس مرلے 75 مربع فٹ زرعی ہے اور 52 کنال گیارہ مرلے 149 مربع فٹ پر رہائشی مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ناجائز قابضین رہائش پذیر ہیں۔
(د) وقف رقبہ واقع محمود بوٹی محلہ جیمبا پارک میں 17 کنال دس مرلے پر مختلف لوگوں نے بصورت نرسری و مکانات ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ جن سے رقبہ واگذار کروانے کے لئے انٹی کرپشن کی شمولیت سے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔
(ہ) جی ہاں! محکمہ کی تقریباً 9 کنال دو مرلے جگہ موقع پر خالی ہے۔ جس کو لیز کرنے کے لئے مارچ 2019 میں مشتہر کیا جائے گا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی گاڑیوں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

257: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں لگژری ہیں اور کتنی نان لگژری ہیں؟

(ب) لگژری گاڑیاں کن کن ملازمین کے زیر تصرف ہیں؟
(ج) لگژری گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں؟
(د) لگژری گاڑیوں کے سال18-2017 کے اخراجات بتائیں؟
(ہ) جو افسران لگژری گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں وہ کس قاعدہ اور قانون کے تحت استعمال کر رہے ہیں؟
(و) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین کے پاس جرمانہ کرنے کا اختیار ہے تو کن کن ملازمین کے پاس یہ اختیار ہے ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
(ز) کیا یہ درست ہے کہ صرف لاہور میں تعینات ملازمین کو جرمانہ کا اختیار ہے جس کی وجہ سے دیگر شہروں / افراد کے جرمانہ جات بھی لاہور میں ہوتے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے پاس اس وقت 5 لگژری اور 208 نان لگژری گاڑیاں ہیں جو کہ پورے پنجاب میں پی ایف اے کے مختلف ونگز کے فیلڈ میں کام کرنے والے آفیسرز کے پاس ہیں جن میں ٹیکنیکل، آپریشنز اور لائسنسنگ ونگز وغیرہ شامل ہیں۔
(ب) لگژری گاڑیاں سپیشل فیلڈ آپریشنز کے لئے بالترتیب چاروں زونز (سنٹرل، نارتھ ساؤتھ 1 اور ساوتھ 2 زون) کو دی گئی ہیں جبکہ ایک گاڑی ہیڈ کوارٹر کے زیر استعمال ہے۔
(ج) تمام لگژری گاڑیاں18-2017 میں خریدی گئیں۔
(د) لگژری گاڑیوں کے سال18-2017 کے ٹوٹل اخراجات 1,123,450 ہیں اخراجات کی ضمنی نمبر (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی2012 کو پنجاب فوڈاتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18۔جولائی2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تا کہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی نے پورے پنجاب کو چار زونز میں تقسیم کیا ہوا ہے جن میں سنٹرل، نارتھ ساؤتھ 1 اور ساؤتھ 2 زون شامل ہیں۔ نارتھ زون پہاڑی علاقہ ہے اور ساؤتھ 1 اور ساؤتھ 2 ریتلا علاقہ ہے جبکہ سنٹرل زون میدانی علاقہ ہے۔ چار گاڑیاں بالترتیب چاروں زونز کو دی گئی ہیں اور ایک گاڑی ہیڈ کوارٹر میں استعمال ہوتی۔ چونکہ ریگستانی، پہاڑی علاقوں اور وہ علاقے جہاں کچی سڑکیں ہیں ان علاقوں میں سپیشل فیلڈ آپریشنز کے لئے لگژری گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ سپیشل فیلڈ آپریشنز کے لئے فیلڈ سٹاف کی تعداد بھی عام ریڈز کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جس کے لئے عام گاڑیاں کارآمد ثابت نہیں ہوتیں۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین (آفیسرز) جن کو جرمانہ کرنے کا اختیار حاصل ہے ان میں ڈائریکٹر جنرل (گریڈ20)، ڈائریکٹر آپریشنز (گریڈ19)، ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز (گریڈ18)، فوڈ سیفٹی آفیسر (گریڈ17) اور اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر (گریڈ16) شامل ہیں۔

(ز) یہ درست نہ ہے کہ صرف لاہور میں ہی تعینات ملازمین کو جرمانہ کا اختیار ہے بلکہ پنجاب کے تمام اضلاع میں تعینات افسران اپنے تفویض کردہ اختیارات کے مطابق جرمانہ عائد کرتے ہیں۔

ضلع لیّہ میں فیکٹریوں کی تعداد اور حلقہ پی پی۔ 281 میں سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

271: جناب شہاب الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیّہ شوگر ملز سے پچھلے دس سال میں کتنا شوگر سیس فنڈز سال وار وصول ہوا؟

(ب) حلقہ پی پی۔ 81 لیّہ تقریباً 80 فیصد شوگر کین ایریا پر مشتمل ہے، پچھلے دس سال میں کون کون سی سڑکیں اس حلقہ کی شوگر سیس فنڈ سے مرمت کی گئیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔281 لیّہ میں موجود سڑکیں

1۔ لیّہ شہر تا سوبھے والہ
2۔ لیّہ شوگر ملز تا بستی کنجال
3۔ از کھر چوک تا بستی مڈ گورمانی براستہ بستی نوشہرہ بستی بنگلہ ناصر خان، بستی شاہ پور راجن شاہ بستی قاضی اور
4۔ از بھٹہ موڑ تا بستی پتافی بستی قاضی براستہ بستی شادو خان، بستی پتافی کب شوگر سیس فنڈ سے مرمت کی گئی تھیں اگر نہیں تو حکومت کب تک ان کی مرمت کا ارادہ ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف)

سال2008-09	=	20459887/-
سال2009-10	=	Nil
سال2010-11	=	84670588/-
سال2011-12	=	63885387/-
سال2012-13	=	48751488/-
سال2013-14	=	49371165/-
سال2014-15	=	50895851/-
سال2015-16	=	Nil
سال2016-17	=	76468186/-
سال2017-18	=	479711/-
ٹوٹل	=	394982263/-

(ب) حلقہ پی پی۔281 لیّہ کے ایریا میں سال 2008 سے 2018 درج ذیل سڑکات تعمیر/ مرمت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔281 لیّہ میں مذکورہ سڑکات کی بحالی/مرمت کا کام شوگر کین کمیٹی کی سفارشات اور بمطابق فراہمی فنڈز کیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ہمارے سوالات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ !وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ آپ کے سوالات اگلی دفعہ آجائیں گے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کمیٹی کی constitution کے لئے ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

تحریک

(جو پیش ہوئی)

اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی تشکیل

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker: I move:

"That in terms of Rule 185 read with Rule 150 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the Finance Committee of the Assembly may be elected consisting of the following members:

1. Raja Yawar Kamal, PP-25
2. Mr Muzaffer Ali Sheikh, PP-70
3. Mr Shujahat Nawaz, PP-28
4. Mr Rais Nabeel Ahmad, PP-265
5. Mr Kashif Mehmood, PP-241
6. Mian Shafi Muhammad, PP-258
7. Mian Tariq Abdullah, PP-220"

MR SPEAKER: The motion for election of the Finance Committee has been moved.

Now, the question is:

"That in terms of Rule 185 read with Rule 150 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the Finance Committee of the Assembly may be elected consisting of the following members.

1. Raja Yawar Kamal, PP-25
2. Mr Muzaffer Ali Sheikh, PP-70

3. Mr Shujahat Nawaz, PP-28
4. Mr Rais Nabeel Ahmad, PP-265
5. Mr Kashif Mehmood, PP-241
6. Mian Shafi Muhammad, PP-258
7. Mian Tariq Abdullah, PP-220"

(The motion was carried.)

(The Finance Committee stands elected.)

مسودات قانون

(جو سپیشل کمیٹی نمبر3 کے سپرد کئے گئے)

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی2019اور

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت 2019

(۔۔۔جاری)

MR SPEAKER: The Namal Institute Mianwali Bill 2019, and the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, which were introduced on 10th January 2019, are referred to Special Committee No.3 for report within two months.

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی،اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔اب آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑی رہنے کا انکشاف

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت محکمہ خوراک پنجاب کے پاس گندم کے تقریباً44لاکھ میٹرک ٹن کے ذخائر گوداموں میں اور اکثر کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں جن میں سے اکثر گندم کا سٹاک جو رواں سال سے پہلے سالوں میں خریدا گیا تھا اسے گھن،سُسری اور کھپرا وغیرہ لگ چکا ہے۔روزانہ

اجراء گندم فلور ملز و دیگر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے رواں سیزن کے اختتام تک تقریباً 22لاکھ میٹرک ٹن کے سٹاک فروخت کرنے کے باوجود تقریباً اتنے ہی سٹاک یعنی 22لاکھ میٹرک ٹن کے قریب گندم بچ جانے کا خدشہ ہے جس پر روزانہ کی بنیاد پر سود و دیگر اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور صوبہ کی ضروریات خوراک Population Based Blue Book کے مطابق بقیہ سٹاک کو فی الفور فروخت کرنے کے انتظامات کئے جائیں تاکہ زمینداروں کی آنے والی فصل جو کہ قریب ہے کے لئے گنجائش ذخیرہ اور رقم کا بندوبست ہو سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں اور باہر کافی زیادہ گندم کا سٹاک موجود ہے۔ گندم کی daily releases کو دیکھا جائے تو 22لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ گندم بچ جانے کا خدشہ ہے۔ گودام گندم سے بھرے ہوئے ہیں اور محکمہ کے پاس مزید گندم سٹور کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ زمینداروں سے آنے والی فصل کو خرید کر سٹور کرنے کی گنجائش موجود نہیں ہے۔ ہم زمینداروں اور کسانوں کو مڈل مین سے بچانا چاہتے ہیں جو کہ کاشتکاروں اور کسانوں کا استحصال کرتے ہیں۔ محکمہ خوراک کو زمینداروں سے گندم خریدنے اور اسے سٹور کرنے کے لئے بہترین بندوبست کرنا چاہئے۔ گوداموں میں گنجائش پیدا کرنے کے لئے پہلے سے ذخیرہ شُدہ گندم کے سٹاک کو فوری طور پر فروخت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ زمینداروں، کسانوں اور عوام کے بہترین مفاد میں یہی ہے کہ گندم کے تمام سٹاک پر حکومت کی طرف سے سبسڈی دے کر اسے فروخت کر دیا جائے۔ ذخیرہ کی گئی گندم پر بہت زیادہ اخراجات آرہے ہیں، بنکوں کا مارک اَپ اور ملازمین کے اخراجات ہیں لہٰذا ان سب اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سٹاک کو فی الفور فروخت کیا جائے اور محکمہ خوراک کے گودام گندم کی نئی فصل کو ذخیرہ کرنے کے لئے خالی کئے جائیں۔ شعبہ شماریات کے مطابق آنے والی فصل کا اندازہ لگاتے ہوئے گوداموں کو خالی کرایا جائے، آنے والی نئی فصل کو ذخیرہ کرنے کے لئے گنجائش پیدا کی جائے اور زمینداروں کو مڈل مین کے استحصال سے بچایا جائے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں کوئی احکامات صادر فرمائیں۔ بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار انتہائی اہم ہے اور اپوزیشن کی طرف سے اس بارے میں بڑی sincerity کے ساتھ تجاویز دی جا رہی ہیں اور اس پر تشویش کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے۔ پہلے 44لاکھ میٹرک ٹن گندم کا سٹاک موجود تھا اس میں سے کچھ گندم release کر دی گئی ہے اور کچھ مزید فروخت کی جائے گی لیکن اس کے باوجود گندم کا بڑا اسٹاک گوداموں میں موجود رہے گا۔ اس سٹاک شُدہ گندم کو اب کیڑا لگ رہا ہے اور وہ ضائع ہو رہی ہے۔ جن علاقوں میں سیلاب آتا ہے وہاں پر بھی گندم کے سٹاک موجود ہیں اور سیلاب کے دنوں میں اس گندم کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں فی الفور کام ہونا چاہئے۔ حکومت کو آنے والی نئی فصل کی خریداری کے لئے ایک بہت بڑی رقم درکار ہوتی ہے۔ میں چونکہ اس field میں رہا ہوں اس لئے مجھے علم ہے کہ اتنی بڑی رقم کا انتظام کرنا مشکل کام ہے۔ حکومت کے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے اور پھر اس وقت تو ملک کے معاشی حالات پہلے ہی بہت خراب ہیں۔ زمینداروں کو پریشانی نظر آ رہی ہے کہ خدانخواستہ اگر اس ذخیرہ شُدہ گندم کے سٹاک کو آگے نہ نکالا گیا تو purchase کم ہو گی اور جب purchase کم ہو گی تو پھر حکومت زمینداروں سے ان کی گندم نہیں خریدے گی اور اس کی وجہ سے ان کے اخراجات پورے نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس لحاظ سے ہماری تحریک التوائے کار پر بڑا serious نوٹس لیا جائے اور حکومت کو فوری طور پر اس بابت in action ہونا چاہئے کیونکہ یہ بہت بڑا issue ہے اس لحاظ سے کہ اگر محکمہ خوراک نے اس پر فوری طور پر عمل نہ کیا تو پھر بہت بڑی دُشواری ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خوراک اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں اور یہ ذمہ داری سب سے زیادہ ان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ان کے محکمہ نے ہی اس بارے میں کوئی پالیسی ترتیب دینی ہے۔ میں تجویز کروں گا کہ اس بارے میں ایک ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے جس میں ہم جیسے لوگوں کو بھی شامل کر لیا جائے تاکہ ایک بہتر پالیسی بنائی جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آج on the floor of the House یہ بات on record لا رہا ہوں کہ یہ ہمیں ایک بہت بڑا disaster نظر آ رہا ہے۔ یہ نہ صرف زمینداروں کے لئے پریشانی کا باعث بنے گا بلکہ اس سے صوبہ پنجاب کے عوام بھی متاثر ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری ان گزارشات کو seriously take up کیا جائے گا اور اس بابت فوری طور پر ایکشن لیا جائے گا۔ ابھی میرے فاضل دوست جناب محمد ارشد ملک نے بھی کہا ہے کہ اس وقت ذخیرہ شُدہ جتنی گندم پڑی ہوئی ہے اس پر بہت زیادہ اخراجات آئے ہیں اس کے لئے بنکوں سے قرضہ لیا جاتا ہے اور پھر اس کے اوپر سود ادا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سود کی رقم بہت زیادہ ہے اور میری calculation کے مطابق چار یا پانچ کروڑ روپے daily اس پر سود ادا کیا جاتا ہے۔ اس سود کی ادائیگی کی بجائے اگر اس گندم کو کم نرخوں پر عوام کو فروخت کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اس گندم کو مزید شرائط نرم کر کے باہر export بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گندم کی storage کے لئے بھی بہتر انتظامات کئے جائیں۔ نئے گودام اور silos بنائے جائیں۔ گندم کو اس طریقے سے procure اور ذخیرہ کیا جائے کہ یہ عرصہ دراز تک خراب نہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے میں نے جو گزارشات کی ہیں ان پر عمل کیا جائے گا اور اس بابت کوئی فوری ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ میری بات کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ ماضی میں ہمیں اتنی زیادہ گندم کا سٹاک جمع کرنے کی ضرورت نہ تھی اور گندم کے اس سٹاک کو اُسی وقت نکالنا چاہئے تھا۔ اب ہم اپنی نیک نیتی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 17-2016 اور اس سے پہلے کی ذخیرہ شُدہ گندم کا سٹاک نکال چکے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے معزز دوست فرما رہے تھے کہ اس ذخیرہ شُدہ گندم کو سبسڈی دے کر فروخت کر دیا جائے۔ اگر ہم سب سبسڈی دیں تو یہ سارا سٹاک آج ہی نکل جائے گا لیکن ہم نے سبسڈی نہیں دینی کیونکہ یہ حکومت پر بوجھ ہو گا۔ الحمد للہ اس وقت لوکل مارکیٹ ٹھیک ہے۔ پاسکو نے ابھی ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم کا ٹینڈر دیا ہے۔ شکر الحمد للہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں بھی گندم کی قیمت بہت بہتر ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ ہم سبسڈی دیئے بغیر، حکومت پر بوجھ ڈالے بغیر یہ گندم export کریں گے اور اسے لوکل مارکیٹ میں بھی فروخت کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پچھلے دَورِ حکومت کو چھوڑیں جب سے آپ کی حکومت آئی ہے آپ نے کتنا interest pay کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں calculate کر کے بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: پچھلی حکومت نے جو rate of interest دیا ہے وہ بوجھ تو اُسی طرح آگے shift ہوا ہے۔ گندم کا بہت بڑا stock ہے اور آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ آپ کی بہت ساری گندم خراب ہو چکی ہے۔ آپ ایسے ہی calculation لے کر بیٹھے ہوئے ہیں نیچے والی گندم کا تو already بُورا بن چکا ہے اس لئے آپ کو پہلے اُس کو دیکھنا پڑے گا۔ اس گندم کا آپ پر بہت بڑا burden ہے کیونکہ کوئی ایسا بنک نہیں جس سے آپ نے loan نہ لیا ہو اور آپ ان بنکوں کا rate of interest دیکھیں۔ اس delay سے بہت نقصان ہو رہا ہے اور آپ کی یہ گندم نہیں نکلے گی۔ ابھی تین مہینے کے بعد گندم کی نئی فصل آجانی ہے، اُس کو رکھنے کی جگہ نہیں ہے تو وہ گندم باہر پڑی رہے گی۔ آپ گندم اُٹھائیں گے نہیں تو کسان برباد ہو جائیں گے۔ وزیر قانون! یہ بڑا serious issue ہے اس کو کل کے ایجنڈے پر بحث کے لئے رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج سے دو تین دن پہلے بھی ایگریکلچر اور فوڈ سے متعلق معاملات ہاؤس میں آئے تھے اور ہم نے کہا تھا کہ اس پر general discussion رکھ لیں تو اگر آپ اس کے لئے کل کا دن متعین کرتے ہیں تو اس پر general discussion کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر خوارک! ہم کل کے ایجنڈے پر خوراک پر بحث رکھ رہے ہیں اور آپ کل پوری انفارمیشن لے کر آئیں اور پھر ہم اس کو sort out کرتے ہیں۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 233 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

لکاس(LACAS) سکول جوہر ٹاؤن لاہور
کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ:

> The entire residents of vicinity in which LACAS School in Block F-2 Johar Town Lahore is located, are in severe stress due to traffic rush created for hours at opening/closing of School. Residents become prisoners. This school is built on low price Government allotted land for promotion of poor children's education, but no poor can afford their exorbitant fees and only the rich send children to this campus.
>
> To resolve the traffic issue, the existing main road starting from Pride CNG station which is badly damaged must be broadened in public interest. The expense of this road project may be charged from LACAS School.
>
> Public is undergoing great misery as traffic on roads is blocked for many hours of all surrounding areas. Due to this reason public is turning against the Government for not solving this problem.

لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!۔۔۔ آج موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گھکھڑ منڈی کشمیر کالونی میں رہائش پذیر کشمیری مہاجرین پر پولیس کی بربریت

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔53 گھکھڑ منڈی میں ایک کشمیر کالونی قائم ہے اور مہاجرین کشمیر کئی دہائیوں سے وہاں پر مقیم ہیں۔ میں معزز وزیر قانون کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کل پنجاب پولیس کی طرف سے کشمیری کالونی میں ظلم اور بربریت کی ایک داستان قائم کی گئی ہے۔ پولیس کا مؤقف یہ ہے کہ وہ کسی ملزم کو پکڑنے گئے تھے۔ کسی ملزم کو پکڑنے کا یہ کون سا طریقہ ہے کہ پورے بازار پر دھاوا بول دیا جائے، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کیا جائے اور عورتوں و بچوں کو زدوکوب کیا جائے۔ اس واقعہ کی footage تمام ٹی وی چینلز اور سوشل میڈیا پر چل رہی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری گزارش ہے کہ وہ اس واقعہ کا نوٹس لیں اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ وہاں پر جو ماحول دیکھنے کو ملا ہے وہ کشمیر کالونی کا نہیں بلکہ مقبوضہ کشمیر جیسا تھا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر اس واقعہ کی تفصیل لکھ کر مجھے دے دیں میں اس کی رپورٹ لے کر ہاؤس میں اُس کا جواب دے دوں گا کیونکہ جب معزز ممبر نے یہ issue take up کیا ہے میں اُس وقت ہاؤس میں موجود نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جی، تارڑ صاحب! آپ وزیر قانون سے مل لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امین اللہ خان!

ضلع میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل سیٹوں کا کوٹا بحال کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! 2000 سے پہلے ضلع میانوالی کے لئے میڈیکل کی چار سیٹیں تھیں وہاں کے غریب لوگوں کے بچے ان سیٹوں پر داخلہ لے کر اپنا مستقبل سنوارتے تھے لیکن بدقسمتی سے آج سے اٹھارہ سال پہلے ضلع میانوالی کا یہ کوٹا کسی اور ضلع کو دے کر اُس ضلع کے کوٹا کی تعداد بڑھادی گئی تو 2000 سے لے کر آج تک ضلع میانوالی کا میڈیکل میں داخلہ کے لئے کوئی کوٹا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر صحت سے میری گزارش ہے کہ میانوالی کا میڈیکل کا چار سیٹوں کا کوٹا فی الفور بحال کیا جائے اور یہ کوٹا بڑھا کر آٹھ سیٹیں کر دی جائیں تاکہ ضلع میانوالی کے لوگوں کو یہ سہولت میسر ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! 2000 میں میڈیکل میں داخلے کے تمام کوٹے ختم کر دیئے گئے تھے کیونکہ اس پر بہت سارے اعتراضات کئے گئے تھے بلکہ لوگ عدالتوں میں بھی گئے تھے تو کورٹ سے آرڈر آئے کہ تمام سیٹیں open merit پر پُر کی جائیں۔ جس طرح معزز ممبر نے بات کی ہے تو میں یہ ساری انفارمیشن لے کر صبح ان کو آگاہ کر دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امین اللہ خان! آپ ڈاکٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر اس issue کو discuss کر لیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبران حزب اختلاف اس ہاؤس کو serious نہیں لے رہے کیونکہ یہ ٹائم پر اجلاس میں نہیں آتے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب شہباز احمد اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اجلاس گیارہ بجے شروع ہونے کے بجائے آج سوا ایک بجے شروع ہوا۔ کل رات ساڑھے آٹھ بجے تک اجلاس چلتا رہا۔ کل ادھر چار نمازیں ہوئیں، جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو ہماری یہاں پر بیٹھی ہوئی بہنیں نماز نہیں پڑھ سکتیں کیونکہ اگر یہ وضو کریں تو ان کا make up اُتر جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کا ٹائم ٹھیک کیا جائے۔ اگر ان کا make up اُتر گیا اور یہ آکر حکومت میں بیٹھ گئیں تو ہمیں پتا نہیں چلے گا۔

سِکھ مہمانانِ گرامی کو ایوان میں خوش آمدید کہا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: We welcome Sikh guests over here– Professor Dr Manjeet Singh from Malaysia and Gyani Raweel Singh Head Granthi, Nankana Sahib. We welcome you to the Punjab Assembly. Kindly arrange their seating in the Speaker's Box.

(Clapping)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ویسے تو ہم اپنے اس بھائی کی کسی بات کو serious نہیں لیتے اور لینا بھی نہیں چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ خواتین کے بارے میں اس قسم کے remarks دے کر کوئی ٹھٹھہ create کرنا چاہتے ہیں تو یہ سارے حربے ہمارے آزمائے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی گفتگو ہاؤس میں نہ کی جائے۔ یہ جتنی محنت اِدھر اُدھر دیکھنے پر کر رہے ہیں اپنی constituents کے لئے بات کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/236 حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر توانائی جناب محمد اختر نے request کی ہے کہ میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لوں اس لئے میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار withdraw کر لی گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 246 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 22۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ کے 1554 سرکاری سکولوں میں 1035 کمروں کی قلت ہر سال طلباء کی تعداد تو بڑھ جاتی ہے لیکن کلاس رومز تعمیر نہیں ہوتے، ہزاروں بچے کھلے آسمان تلے پڑھنے پر مجبور۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں ایک ہزار پینتیس کلاس رومز کی کمی کا انکشاف، ہزاروں طلباء وطالبات گرمی اور سردی میں کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کرنے پر مجبور۔ محکمہ تعلیم نے صوبائی وزیر تعلیم کو رپورٹ ارسال کر دی۔

جناب سپیکر! بتایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ کی چاروں تحصیلوں کامونکی، گوجرانوالہ، وزیر آباد اور نوشہرہ ورکاں میں قائم گرلز اور بوائز کے 1554 سرکاری سکولوں کے سروے کے دوران 1035 کلاس رومز کی کمی سامنے آئی ہے، کمروں کی کمی کا شکار سکولز میں زیادہ تر پرائمری اور ایلیمنٹری سکول شامل ہیں۔ پنجاب حکومت کی طرف سے ہر سال سرکاری سکولوں کو دس فیصد زائد داخلے کا ٹارگٹ سونپا جاتا ہے۔ داخلے کے بعد سکولوں میں طلباء وطالبات کی تعداد میں اضافہ تو ہو جاتا ہے لیکن ضرورت کے مطابق کلاس رومز کی تعمیر نہیں ہوتی جس سے بچوں کے بیٹھنے کے لئے کلاس رومز کی شدید کمی واقع ہوگئی ہے جبکہ بعض پرائمری سکول ایسے ہیں جن میں صرف دو سے تین کلاس رومز ہیں جہاں مختلف کلاسز کے ایک سو سے زائد بچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور کلاس رومز کی کمی کے باعث ہزاروں بچے گرمی اور شدید سردی میں کھلے آسمان تلے اور برآمدوں میں بیٹھنے پر مجبور ہوتے ہیں جس سے اکثر بچے بیمار بھی پڑ جاتے ہیں۔ سیاسی و سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ تعلیم کے میدان میں وعدوں اور نعروں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ نے یہ تحریک التوائے کار پیش کر دی ہے۔ ہم اس کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب ہوں اور respond کریں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 248/18 جناب نصیر احمد کی ہے۔ جی، جناب نصیر احمد! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ایم ایس بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کا جونیئر ڈاکٹر کو ہراساں اور وزیر قانون کی کال کو سوشل میڈیا پر وائرل کرنا

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی خبروں کے مطابق ایم ایس بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی نے اپنی جونیئر ڈاکٹر اریبہ عباسی کو ہراساں کیا جس کی وجہ سے تنگ آ کر مذکورہ ڈاکٹر نے

اپنی ملازمت سے استعفیٰ پیش کر دیا۔ ہسپتال انتظامیہ نے وہ استعفیٰ بھی اپنے پاس رکھ لیا اور ڈاکٹر مذکورہ کو تنگ کرتی رہی جس کی وجہ صرف سیاسی انتقام تھی کیونکہ ڈاکٹر اریبہ مسلم لیگ (ن) کے سیاسی راہنما حنیف عباسی کی بیٹی ہے اور باپ کا بدلہ شاید بیٹی سے لینا مقصود تھا۔ جب ساری صورتحال کا علم وزیر قانون پنجاب جناب محمد بشارت راجا کو ہوا تو انہوں نے ٹیلیفون کر کے مذکورہ ایم ایس کو سمجھانے کی کوشش کی اور سیاسی انتقام سے باز رہنے کا کہا۔ ایم ایس نے وزیر قانون کی فون کال کو ریکارڈ کر لیا اور سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا۔ ایم ایس کے روّیہ کی وجہ سے نہ صرف ڈاکٹر اریبہ بلکہ دیگر خواتین ڈاکٹرز بھی خاصی پریشان ہیں اور اُن کے والدین بھی شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی انسان کے روپ میں بھیڑیا ہے۔ اُس نے نہ صرف پیڈا ایکٹ، کنڈکٹ رولز بلکہ ہراسمنٹ قانون کی بھی دھجیاں اڑادی ہیں۔ ایم ایس کے روّیہ کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام کے اندر اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لٰہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس تحریک کو قطعی طور پر کسی ایک پارٹی یا ایک مخصوص طبقے سے نہ جوڑا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک اور اس صوبے کے اندر جہاں جہاں بھی working women ہیں ان کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں زیادتی کی جاتی ہے۔ اس سوسائٹی میں بہت کم خواتین ہیں جو زیادتی کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔ اگر ایک working place پر ایک working woman نے آواز آٹھائی ہے اور اس کی آواز کو بھی وہاں پر اس لئے دبا دیا گیا ہے کہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے اور آگے کوئی بات نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد اس کے استعفے کو بھی اپنے پاس رکھ لیا گیا ہے اس لئے میری حکومتی اور اپوزیشن کی خواتین سے اور دیگر ممبران سے بھی گزارش ہے کہ اس harassment کے کیس کو مثال کے طور پر لیا جائے، جس شخص نے وہاں پر اپنے سرکاری عہدے کو ناجائز استعمال کیا ہے اور ایک عورت کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ جہاں دل چاہے اس کو دبا لیں گے۔ اب وہ اس ڈاکٹر کا استعفیٰ قبول

کرتے ہیں اور نہ ہی ان کو بات کرنے کی اجازت ہے لیکن ایم ایس نے اسی وقت یہ کال ریکارڈ کی اور سارے پاکستان میں پھیلا دی۔ اس کے بعد آج بھی وہ خاتون وہاں پر زیادتی کا شکار ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس زیادتی کی وجہ سے پورے پنجاب کے اندر جہاں جہاں خواتین ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں خواتین کام کر رہی ہیں وہ اس harassment کا شکار ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہے کہ اس کیس کو سنجیدگی کے ساتھ لیا جائے اور اس پر فوری ایکشن لیا جائے۔ اگر آج آپ اس پر ایکشن نہ لیں گے تو پھر سمجھ لیں کہ آئندہ کوئی خاتون جو کام کرنے والی ہے وہ اپنے خلاف ہونے والی زیادتی پر آواز نہیں اٹھا سکے گی اس لئے اس کو باضابطہ طور پر منظور کیا جائے اور کارروائی کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس پر پہلے بھی بڑی detail سے اس ایوان میں discussion ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بات کہی تھی کہ کسی کو ہراساں نہیں کیا گیا بلکہ ایک ہسپتال میں ایک میڈیکل آفیسر کو کہا کیونکہ ایمرجنسی میں ضرورت تھی صرف ان کو اکیلے trauma 1 to another department سے ٹرانسفر نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایمرجنسی میں لوگوں کی ضرورت ہے تو چار میڈیکل آفیسرز کو وہاں تعینات کیا گیا تھا۔ انہوں نے join نہیں کیا۔ She did not even come to the hospital انہوں نے آنا ہی بند کر دیا۔

MR DEPUTY SPEAKER: I have a question with you, how did this leak.

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I have asked the Secretary and we previously had an enquiry done on it and now, I have asked the Secretary to personally investigate the whole matter.

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے اس معاملے پر کوئی انکوائری کروائی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے کہا ہوا ہے I have asked the Secretary Health and previously it was done by the local authorities. پچھلی مرتبہ بھی تمام ممبران نے شور مچایا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتادوں کہ یہ معاملہ پہلے بھی بہت discuss ہو چکا ہے۔ میں جب اس دن ایوان سے واپس گئی تو I personally told the Secretary to investigate everything personally himself. اس نے probably سارا record erase کیا ہے We are trying to get that record whatever it is. So that proper action should be taken against him. یہ بات تو میں اس دن کہہ کر گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: :منسٹر صاحبہ! آپ اس کے لئے کوئی time frame دیں کہ کب تک یہ انکوائری مکمل ہو جائے گی؟

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Within a week, we will have it done.

MR DEPUTY SPEAKER: Are you sure?

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ہاں، انشاءاللہ۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! جس طرح منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ یہ ایشو پہلے بھی discuss ہوا ہے spontaneously تحریک التوائے کار ایک regular process ہے وہ ہم نے پہلے ہی دی ہوئی تھی اس دن ویسے ہی کوئی issue آ گیا تو اس پر بحث ہو گئی تھی۔ اصل

میں ہم نے یہ روّیہ اختیار کر لیا ہے کہ ہم ذاتی طور پر بھی اپنی اپنی اناؤں کے قیدی ہیں اور ہم وہی روّیہ آگے اپنے گروپس میں بھی اختیار کرتے ہیں لہٰذا مسئلہ یہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ جو تھا وہ توprove ہو چکا ہے۔ آپ تحریک التوائے کار پڑھ لیں کہ ہماری اسمبلی کے انتہائی معزز وزیر قانون جب کسی کو ٹیلیفون کریں تو وہ کسی کو بتا کر نہیں کرتے کہ میں فلاں شخص کو ٹیلیفون کر رہا ہوں۔ وزیر قانون ان کے موبائل پر فون کرتے ہیں تو مجھے اس بات سے concern نہیں ہے کیونکہ ہم اپنے موبائل سے پتا نہیں کتنے فون کرتے ہیں چونکہ یہ سیاستدانوں کا کام ہے۔ اس بچی کا تعلق راولپنڈی سے تھا تو ہمارے معزز وزیر قانون نے ایم ایس کو ٹیلیفون کیا تو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک ایم ایس کی کس طرح جرأت ہوئی کہ اس نے ان کی کال ریکارڈ کی تو پہلے نمبر پر اس کا ریکارڈنگ کرنا under Cybercrime Act جرم ہے اس ایم ایس نے نہ صرف ریکارڈنگ کی بلکہ پورے سوشل میڈیا پر اس کو وائرل کر دیا اور یہ internationally ہمارے ملک اور females کی سبکی ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایم ایس پر دو allegations لگائے گئے ان میں سے ایک allegation prove ہو گیا ہے کہ اس نے ریکارڈنگ وائرل کی اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا allegation کہ harassment کی گئی تو اس کا ادھر کھڑے کھڑے فوری طور پر جواب نہیں دیا جا سکتا تھا لہٰذا متعلقہ معزز منسٹر صاحبہ کو چاہئے تھا جس چیز کے بارے میں، میں expect کرتا تھا اور جو dignity اور اصول ہونا چاہئے تھا کہ ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کو suspend کرتیں اور اس کے بعد اس پر ایک independent high powered committee بناتیں۔ جناب محمد وارث شاد! جی، بالکل۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیونکہ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی بہت powerful شخص ہے۔ اگر وہ powerful شخص نہ ہوتا تو ایک وزیر قانون کے ٹیلیفون کرنے پر جو وہ آگے سے جواب دے رہا تھا تو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ وزیر قانون کو کچھ سمجھ ہی نہیں رہا اس کی بات آپ نے اور میں نے بھی سنی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ سب سے پہلے ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کو معطل کر کے independent high powered committee بنائی جائے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ! اس ایم ایس کو shelter provide کر رہی ہیں تو یہ بات ان کو زیب نہیں دیتی لہٰذا ان کو چاہئے کہ یہ اس معاملے پر اپنی انا سے باہر نکلیں کیونکہ یہ اپنی انا کے خول میں بند ہیں اس سے باہر نکل کر انکوائری کروائیں لیکن اس سے پہلے اس کو معطل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ مجھے ابھی منسٹر صاحبہ کا مٹی پاؤ قسم کا روّیہ نظر آیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ اس دن شور مچا رہے تھے لہٰذا اب ہم اس پر کارروائی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے جناب محمد بشارت راجا سے کوئی concern نہیں ہے لیکن میرا concern یہ ہے کہ میں بطور عوامی نمائندہ جب کسی ایک عام آدمی کے کام کے لئے کوئی ٹیلیفون کرتا ہوں اور مجھے آگے سے جان بوجھ کر provoke کیا جاتا ہے اور اس کے بعد میری کال ریکارڈ کر کے میرا ریکارڈ پورے پاکستان میں لگانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس پر منسٹر صاحبہ کہتی ہیں کہ چار، پانچ دن پہلے بات ہوئی تھی لہٰذا ہم کال کا ریکارڈ نکلوا رہے ہیں اور ہم یہ کر رہے ہیں تو خدا کے لئے منسٹر صاحبہ یہ کل کو آپ کے ساتھ، میرے ساتھ یا یہاں پر بیٹھے ہوئے کسی بھی ممبر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایک ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کی یہ جرأت کس طرح ہوئی کہ اتنے high forum سے فون آئے اور وہ اس فون کو ریکارڈ کر کے وائرل کرے؟

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ انہوں نے باقاعدہ اس کال سے پہلے وہاں پر صحافی بٹھائے ہوئے تھے اور جان بوجھ کر منسٹر صاحب کو provoke کیا گیا کہ وہ ایسی بات کریں تاکہ وہ میڈیا کو بتائیں۔ اس کے بعد پھر وہ چیلنج کرے کہ مجھے کوئی یہاں سے ہٹا کر دکھائے تو میری منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ اس معاملے کو کوئی دوست یا ساتھی personal نہ لے یہ بات 100 فیصد ٹھیک ہے چاہے آپ اس پر دس ماہ انکوائری کروائیں لیکن سب سے پہلے آپ اس کو suspend کریں۔ اگر آپ نے اس کو معطل نہیں کرنا تو 19۔ جنوری تک اس معاملے کی انکوائری

کیdeadline دی جائے کہ منگل تک ہر صورت متعلقہ منسٹر صاحبہ یہاں ایوان میں جواب دیں کیونکہ یہ مناسب بات نہیں ہے اور ہم نے اس ہاؤس کی بے توقیری نہیں کرنی۔

جناب سپیکر! یہ زیادتی ہمارے ساتھ یا آپ کے ساتھ ہو یہ بات مناسب نہیں ہے تو آپ کی مہربانی اس پر ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ منسٹر صاحبہ! اس میں ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے لہٰذا آپ کو اس معاملے پرstand لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! یہ بات ہو چکی ہے۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں اور میری بات سنیں۔ منسٹر صاحبہ نے کہہ دیا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے اور وہon the floor of the Houseاس معاملے کوclarify کریں گی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران میں ایک بے چینی کی کیفیت اس حوالے سے پائی جاتی ہے تو میرے خیال میں اس بارے میں آج valid بات ہو رہی ہے، اگر اس معاملے کی انکوائری بھی کروانی ہے تو اس کے لئے کوئیtime frameہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین!Time frame کے حوالے سے منسٹر صاحبہ نے کہہ دیا ہے اور

I think he should be suspended and all this can happen with you, this can happen with me, this can happen with anybody. He should be suspended.(Applause)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کو پہلے دن ہی معطل ہو جانا چاہیئے تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب! جی، بالکل۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!میں اس ہاؤس کا ممبر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحبہ اس کی suspension کے معاملے کو seriously لیں گی۔

MINISTER FOR ENERGY (Mr Muhammad Akhtar): Mr Speaker! Let me finish and a message should be given loud and clear.

کسی بھی عوامی نمائندے کا فون ریکارڈ کرکے اس طریقے سے اس کی تضحیک کرنا اور اپنے آپ کو elevate کرنا یہ بہت غلط کام ہوا ہے regardless of the fact ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں یا اقتدار میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ اسمبلی جس طرح perform کر رہی ہے اور کل بھی جس طرح جناب پرویز الہیٰ نے کروایا ہے۔اس دن جب ہمارے سپیکر صاحب کی غیر موجودگی میں ایک issue create ہوا اور ہماری اپوزیشن اور ہاؤس کے ممبران نے مل کر اس مسئلے کو حل کیا تو یہ اس اسمبلی کی آزادی کی طرف ایک بہت بڑا قدم ہے تو میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!دوسری بات یہ اس بات کی بھی غمازی کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:وزیر توانائی جناب محمد اختر!اس چیز کی مبارکباد کے مستحق پورے ہاؤس کے ممبران ہیں۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!یہ اسمبلی جس dictatorship کی سوچ کے ساتھ چل رہی تھی اس سوچ سے اب انشاءاللہ یہ نکلتی جارہی ہے۔ہمارے قائد جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار اس ملک، اس صوبے، اس ہاؤس اور سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں اور یہ ہاؤس انشاءاللہ چلتا رہے گا۔اب یہ تھوڑی دیر برداشت کریں۔کل قومی اسمبلی میں ایک واقعہ ہوا ہے اور وہاں میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کے مہمند ڈیم بغیر auction کے دیا گیا ہے۔

میرے پاس محکمہ توانائی کی ایک لسٹ ہے۔ قائد اعظم سولر پارک کی Zonergy Company ہے اس کو بغیر auction and bidding کے یہ ٹھیکہ دیا گیا اور ساہیوال کول پاور پلانٹ کے ٹھیکے بھی بغیر bidding کے دیئے گئے۔ اسی طرح چشتیاں کا ایک پارک ہے اُس کا بھی ایسے ہی ٹھیکہ دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں صاحب اپنے کئے کی معافی مانگیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی لہٰذا ہم آئندہ ایسا کام نہیں کریں گے اور اسی طرح کا ایکٹ قومی اسمبلی میں بھی کریں تو ہم اُن کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو چیزیں کل غلط تھیں وہ آج صحیح کیسے ہو گئیں اور جو چیزیں آج صحیح ہیں وہ کل غلط کیسے ہو گئی تھیں؟ میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ذرا ایک منٹ مجھے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ویسے جو بات قومی اسمبلی میں ہوئی ہے اُس کا جواب بھی قومی اسمبلی میں دیا جائے گا اور لیا جائے گا لیکن میں یہاں پر پچھلے issue کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ چونکہ وزیر صحت صاحبہ ایک خاتون بھی ہیں جن کو یہ معلوم ہو گا کہ harassment on work places کا ایک قانون پاکستان اور پنجاب کے اندر موجود ہے۔

جناب سپیکر! کیا وزیر صحت صاحبہ یہ ensure کریں گی یا کر سکتی ہیں کہ تمام ہسپتالوں یا جن اداروں میں خواتین کام کرتی ہیں، وہاں پر harassment committees موجود ہیں کیونکہ قانون کے اندر موجود ہے کہ وہاں پر harassment کے حوالے سے پبلک نوٹس لگایا جائے گا تو کیا پبلک نوٹس موجود ہے حالانکہ وہ ہماری اسمبلی میں بھی موجود نہیں ہے؟ اُس اریبہ کا harassment issue تو address ہی نہیں ہوا۔ اُس پر harassment کا الزام لگا ہے لیکن اگر harassment committee موجود ہوتی تو اُس کو سنتی کہ وہ harass کیسے ہوئی؟ کسی جگہ پر harassment committee موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میری محترمہ وزیر صحت سے یہ گزارش ہے کہ وہ پہلے خاتون ہیں اور محترمہ وزیر صحت بعد میں ہیں لہٰذا یہ کمیٹیاں بنائیں۔ پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی کہ جوproblems انہوں نے اپنےprofessionمیںface کی ہیں اُن کو چاہئے کہ وہ problems کسی بچی کے سامنے نہ آئیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ وزیر صاحبہ کے ہوتے ہوئے بھی لڑکیوں کو زیادہ problems faceکرنا پڑ رہی ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ایک بچی کو لیڈی ڈاکٹر بنانے کے لئے 45لاکھ روپیہ لگتا ہے۔

جناب سپیکر!میں محترمہ وزیر صحت کاcomment چاہتی ہوں کہ وہ کب تک تمام ہسپتالوں میںharassment committees قائم کریں گی اورharassment کے حوالے سے پبلک نوٹس ہر جگہ پرdisplayکیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،منسٹر صاحبہ!اس پرrespondکریں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):جناب سپیکر!یہ پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی کہ جب آپ سرکاری ملازم ہوتے ہیں تو آپ سرکار کے نیچے ہوتے ہیں۔اب اگر آپ سرکاری ملازم ہیں اور آپ کو کہا گیا ہے کہ اس جگہ سے آپ اِدھر ٹرانسفر ہو جائیں توyou have to listen to orders and that is not a part of harassment.اس کے علاوہ بڑی اچھی تجاویز آئی ہیں کہ ہمیں harassment committeesبنانی چاہئیں تو ہم انشاء اللہ ہر ہسپتال کے اندر ایک harassment committeeبنادیں گے تاکہ اگر خواتین کو کوئی مسائل ہوں تو جلد سے جلد اُن کا مسئلہ حل کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں نصیر احمد!میں آپ کی تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر3 کوreferکرتا ہوںand we are taking it very serious

MR NASEER AHMAD: Thank you very much sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کمیٹی کی رپورٹ دو مہینے کے اندر دی جائے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا دو مہینے؟ No way it's too much time میں آپ کو مبارک باد دینے لگا تھا جو دو مہینے میں ہی رُک گئی۔

MR DEPUTY SPEAKER: It will take some time.

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ مبارکباد بھی لے لیں۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کافی دنوں سے آپ کا اور سپیکر صاحب کا اس Chair پر جو روّیہ ہے وہ بہت اچھا ہے۔ میں جو بات کرنے لگا ہوں شاید اُدھر بنچوں پر بیٹھے ہوئے ممبران کو اچھی نہ لگے۔ سپیکر، وزراء اور وزیر اعلیٰ کا کردار بھی آپ لوگ ادا کر رہے ہیں جس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر توانائی جناب محمد اختر نے میاں محمد شہباز شریف کے بارے میں بات کی ہے اُس کا ہمیں جواب دینا ہے۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے آپ بولنے کی اجازت دیں۔ وزیر توانائی جناب محمد اختر میاں محمد شہباز شریف کے بارے میں بات کر کے چلے گئے ہیں وہ اب ہماری بھی بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پلیز تشریف رکھیں۔ This is not the way

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! بات کریں۔

Order in the House. Please be seated.

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور وزراء کے بھی بے حد ممنون ہیں اور یہاں بڑا اچھا ماحول ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you Shah Sahib.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس طرح وزیر توانائی جناب محمد اختر نے کہا کہ ہم سب اکٹھے مل کر چلنا چاہتے ہیں یہ بہت اچھا قدم ہے۔ ہماری طرف یہاں کچھ محرومیاں ہیں جو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو دس دس کروڑ روپے فنڈز ملے ہیں لیکن ہمیں نہیں ملے لہٰذا ہمارے لئے بھی آپ کوشش کریں۔ آپ اپوزیشن کے بھی کسٹوڈین ہیں اور جو role play کر رہے ہیں وہ بھی کسٹوڈین کا ہی ہے، مجھے امید ہے کہ ہمارا وہ مسئلہ شاید حل ہو جائے اس لئے اس امید کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! اُن دس کروڑ روپوں میں میرا حصہ بھی رکھنا ہے۔ اگر آپ کو دس کروڑ روپے مل گئے تو میرا حصہ ضرور رکھنا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ last point of order ہو گا۔ جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے بالآخر میری طرف دیکھ لیا۔ آپ اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کی طرف سے مبارکبادیں وصول کر رہے ہیں جو بڑی اچھی بات ہے اور ہاؤس کے لئے بھی اچھا ہے۔ اگر آپ یہ کر رہے ہیں تو میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں بلکہ یاد کرواتا ہوں کہ سابق وزیر اعلیٰ نے ہائی کورٹ کے ایک جج کو ٹیلیفون کیا تھا جس کے نتیجے میں ہائی کورٹ کے جج کو استعفیٰ دینا پڑا لہٰذا وہ بھی یہاں take up کر لیں۔ وہ فون بھی ایسے ہی ٹیپ ریکارڈ ہوا تھا جو اِن کے دَور میں ہی ہوا تھا۔ ان کے وزیر اعلیٰ نے ہائی کورٹ کے جج کو فون کیا تھا لہٰذا اُس کا بھی کچھ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد عبداللہ وڑائچ بتائیں کہ وہ وزیر قانون کے خلاف ہیں یا ساتھ ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک! صرف تیس سیکنڈ ملیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے صرف یہ request کرنی ہے کہ اس honourable institution کو مضبوط کرنے کے لئے آپ نے جو suggestions and remarks دیئے ہیں اس پر I really appreciate and thank you very much مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی ہاؤس آپ کی سرپرستی میں انشاءاللہ اسی طرح ہی چلے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انشاءاللہ تعالیٰ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم پرائیوٹ ممبرز بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلے ہم 8۔ جنوری 2019 کے ایجنڈا سے زیر التواء رکھی گئی مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب محمد اختر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر وزیر قانون نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لہٰذا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا تھا اور جواب بھی آ گیا تھا لیکن mover کی طرف سے request آئی ہے کہ وہ out of country ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ کیا اس قرارداد کو pending کر دیں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے لیکن وزیر تعلیم نے جواب دینا تھا اور وہ نہیں آئے لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم موجودہ قراردادیں لیتے ہیں اور پہلی قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔

نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیسیں بہت زیادہ ہیں لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو fix کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیسیں بہت زیادہ ہیں لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو fix کیا جائے۔"

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION **(Ms Yasmin Rashid):** Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو اس لئے oppose کر رہی ہوں کہ Health Care Commission is working on it by پرائیویٹ ڈاکٹروں کے اوپر giving them a fee structure ہم پرائیویٹ ڈاکٹروں سے زبردستی کسی سرکاری ہسپتال

میں سرکاری کام نہیں کرواسکتے کیونکہ وہ پرائیویٹ ڈاکٹر ہیں۔ پبلک سیکٹر ہسپتالوں میں جو ملازمین Government servants ہوتے ہیں وہی صرف کام کرتے ہیں اس لئے میں یہ بات واضح کرنا چاہتی ہوں۔ جہاں تک پرائیویٹ ڈاکٹروں کا concern ہے ان میں You cannot force them to come and work in the public sector hospitals, because they are private individuals on the other hand جہاں تک fee structure کا تعلق ہے تو already ہیلتھ کیئر کمیشن بنایا ہوا ہے The Health Care Commission is looking into it and they will be giving some sort of fee structure very soon تو جو نیا ہیلتھ کیئر کمیشن بنا ہے آج ان کی پہلی میٹنگ ہے and once they have this meeting ہم ان کے سامنے یہ بات رکھیں گے to find out what they can do about the private practitioners. کیونکہ

Mr Speaker! Otherwise private practitioners do not come within the ambit of the Government

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحبہ نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحبہ کی ساری بات سنی ہے اور ہم ان کی بات کا احترام بھی کرتے ہیں لیکن میں پھر بھی اس ایوان کے توسط سے یہ اپیل کروں گی کہ ہمارے ملک میں زیادہ تر غریب عوام ان ڈاکٹروں کی فیسیں ادا نہیں کر سکتے لہٰذا ان فیسوں پر تھوڑی سی توجہ دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ نے جو پرائیویٹ پریکٹیشنرز کی فیس کی بات کی ہے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! ویسے اس پر کوئی پالیسی بنائی ہے؟

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Actually Health Care Commission registers every private practitioner and every private hospitals.

جناب سپیکر! یہ اس طرح کا rule & regulation جو ہے وہ ہیلتھ کیئر کمیشن ہی دے سکتا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا کہ ہم یہ بات ہیلتھ کیئر کمیشن کے سامنے رکھ چکے ہیں اور دوبارہ ہم اسمبلی کی طرف سے جا کر رکھ دیں گے کہ وہ چاہتے ہیں fee structure اس طرح کا بنائیں جو affordable ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ نے قرارداد withdraw کر لی ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے یہ قرارداد withdraw نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس قرارداد کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک چھوٹی سی request ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تو اس قرارداد کو پاس کرنے میں حرج کیا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک قرارداد آئی جسے منسٹر نے oppose کیا اور اس پر اپنا point of view دیا جس کے بعد آپ کی طرف سے اگر یہ direction آجائے کہ متعلقہ mover منسٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں اور جو ان کے concerns ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ remove کر دیں گے تو یہ dispose of ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ہم اس قرارداد کو pending کر رہے ہیں اور dispose of نہیں کر رہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ mover کی مرضی ہوتی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! یہ قرارداد pending ہو چکی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہتا ہوں جو کہ جنوبی پنجاب سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! پہلے ہم اس ایجنڈے کو مکمل کر لیں پھر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ mover اس قراراد کو withdraw کرنا چاہتی ہیں اور میری request ہے کہ انہیں اس کے متبادل out of turn نئی قرارداد پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر اس قرارداد کو withdraw کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو withdraw کر لیا گیا ہے تو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ مومنہ وحید صاحبہ اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

نو منتخب ممبر کے تین ماہ تک حلف نہ اٹھانے پر سیٹ خالی قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو نو منتخب ممبر اسمبلی تین ماہ تک اسمبلی کی رکنیت کا حلف نہ اٹھائے اس کی سیٹ خالی قرار دیئے جانے کے لئے آئین اور انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اس حلقے کی عوام عوامی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو نو منتخب ممبر اسمبلی تین ماہ تک اسمبلی کی رکنیت کا حلف نہ اٹھائے اس کی سیٹ خالی قرار دیئے جانے کے لئے آئین اور انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اس حلقے کی عوام عوامی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو نو منتخب ممبر اسمبلی تین ماہ تک اسمبلی کی رکنیت کا حلف نہ اٹھائے اس کی سیٹ خالی قرار دیئے جانے کے لئے آئین اور انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اس حلقے کی عوام عوامی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قراداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending فرمادیں چونکہ وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

شیلٹر ہوم والے شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں ان شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔"

کیونکہ بھیک مانگنے کی ان کی logic نہیں رہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں ان شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔"

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I oppose.

SYED HASSAN MURTAZA: Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ دونوں ممبران بات کریں گے۔ پہلے mover کی بات سن لیں پھر آپ بات کر لیں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! اگر ہم humanitarian ground پر جا کر سوچیں کہ ظاہر ہے کچھ لوگ غریب ہیں، ضرورت مند ہیں، دو وقت کا کھانا چاہئے تو جب اُن لوگوں کو باعزت طریقے سے بٹھا کر اچھے environment کے اندر کھانا بھی مل رہا ہے، plus اُن کو رہنے کی جگہ بھی مل رہی ہے تو کوئی logic نہیں رہتی، there is no point مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ میرے جو colleagues ہیں یہ کیوں جائز قرار دینا چاہتے ہیں اور یہ بھیک مانگنے کو promote کرنے کی طرف مائل ہیں۔ اس میں تو کوئی politics نہیں ہے بلکہ welfare state کے concept کا مطلب ہی یہ ہے کہ state کا کام ہے اور جتنے بھی ہم لوگوں کے نمائندے ہیں اُن کا کام ہے لوگوں کو روزگار کے مواقع دیں اور جو روزگار کرنے کے قابل نہیں ہیں میں اُن کے لئے already بڑے شہروں کی بات کر رہی ہوں، جہاں پر یہ مواقع نہیں ہیں وہاں پر میں ایک question mark چھوڑتی ہوں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں بھیک مانگنے والے معاشرے کو promote نہیں کرنا چاہئے ہمیں discourage کرنا چاہئے جہاں حکومت نے ایک اچھا مناسب arrangement کر رکھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں جس ٹیکنیکل بنیاد پر اس کو oppose کر رہا ہوں اُس کا مطلب یہ ہے جو میری بہن نے فرمایا ہے کہ:

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں اُن شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔"

جناب سپیکر! Meaning there by کہ جو باقی شہر ہیں وہاں پر بھیک مانگنے پر پابندی نہیں ہونی چاہئے؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ جتنا پورا پنجاب ہے، پورے پنجاب بھر میں اس قرار داد کو درست کر لیں ہم اس حوالے سے oppose نہیں کر رہے کہ بھیک مانگنا جائز ہے بلکہ یہ کہنا صرف دو شہروں میں شیلٹر ہوم کُھلے ہوں گے وہ ٹینٹ شینٹ لگے ہیں تو باقی شہروں میں ہم آزادی دے دیں کہ بھیک مانگی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! سید حسن مرتضیٰ نے oppose کیا ہے وہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر میں نے بھی یہی گزارش کرنی تھی جو معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے کہا ہے بھیک کو ہم کسی صورت بھی encourage نہیں کر رہے بلکہ متفقہ طور پر اس کو بیٹھ کر بنالیا جائے اور یہ amend کر کے پیش کر دی جائے کیونکہ کافی سطح پر بھیک مانگی جارہی ہے تو اُن سارے راستوں کو روکنے کے لئے بہتر ہو گا کہ یہ قرارداد ہماری joint ہو جائے دونوں طرف سے کیونکہ شیلٹر ہوم ہوتے ہوئے بھی لوگ بھیک مانگ رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let the Law Minister respond

جناب نذیر احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نذیر احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ ان کو بھیک نہ مانگنے دیں ان کو روکیں۔ جو لوگ disable ہیں، جو حق دار ہیں جن کا بھیک کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں گورنمنٹ یہ کہہ سکتی ہے کہ ہم اُن کے لئے رجسٹرڈ ادارے بناتے ہیں، جو لوگ اس کے حقدار نہیں ہے اُن کو روکنے کے لئے کوشش کریں گے، پھر اُن لوگوں کے لئے وظائف قائم کریں، پھر اُن لوگوں کے لئے اور بھی اقدامات کئے جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جو لوگ حقدار ہیں جو بھکاری ہیں اُن کی امداد کی بات تو کی جائے یہ بات کرنا کہ اُن پر ban لگادیا جائے میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ محترمہ نے جو قرارداد پیش کی ہے اگر اُس کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد کوamend کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر !میں گزارش کر تا ہوں کہ جسspirit کے تحت انہوں نے یہ قرار داد پیش کی ہے وہ درست ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اگر معاشرے سے گداگاری کو ختم کیا جائے تو یہ اچھی بات ہے جو لوگ سڑکوں پر بھیک مانگتے ہیں اگر اُن کو متبادل روزگار دے دیا جائے اور اُن کی کفالت کی جائے تو اس جیسا کوئی کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر !میں جس پوائنٹ پر اس کوoppose کرنا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے اپنی قرارداد میں یہ فرمایا ہے کہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت سے متعلق نہیں ہے یہ پنجاب حکومت سے متعلق ہے اور پنجاب میںThe Punjab Vagrancy Ordinance 1958 موجود ہے۔اُس آرڈیننس کے تحت اُس کے سیکشن 3 میں شیلٹر ہوم کی بھی بات کی گئی ہے اور اس وقت وفاقی حکومت کی ہدایت پر صوبائی حکومت جو شیلٹر ہومز بنا رہی ہے آپ کے نوٹس میں ہے کہ وہاں پر باقاعدہ لوگوں کو پناہ بھی دی جاتی ہے، لوگ رہائش بھی اختیار کرتے ہیں، لوگوں کو کھانا بھی دیا جارہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ---

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کی طرف سے پروڈکشن آرڈر جاری ہونے کے بعد
نیب کی تحویل سے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق ہاؤس میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" اور"
اِک واری فیر، شیر شیر کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا، چور آیا چور آیا" کی نعرے بازی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!جی، ہم تمام اپوزیشن کے جتنے بھی ساتھی ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں سپیکر صاحب کا بھی اور وزیر قانون کا بھی اور اس معزز ایوان کے تمام ساتھیوں کا جنہوں نے ان کے پروڈکشن آرڈر کے لئے اپنی پوری محنت کی۔

جناب سپیکر!میں پوری طرح سے آپ کا شکر گزار ہوں اور میرے خیال میں یہ اچھی روایت قائم کی گئی ہے اللہ تعالیٰ دوسروں کو محفوظ رکھے اور خواجہ سلمان رفیق کو بھی سُرخرو فرمائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پورے ہاؤس کی جیت ہے اور اس ہاؤس کا وقار ہم نے بلند کرنا ہے This is the first step اور انشاءاللہ مزید بھی ہم اس ہاؤس کا وقار بلند کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!ایک business take up ہوا تھا میں اُس کو dispose of کروالوں پھر جس معزز ممبر نے بات کرنی ہو وہ بات کرلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اُس کو پہلے مکمل کرلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے لیکن ایک اچھی effort محترمہ نے کی ہے I assure کہ انشاءاللہ تعالیٰ صوبائی حکومت جو اس وقت تک اقدامات کر رہی ہے اُن کو مزید بہتر بنایا جائے گا اور گداگری کے خاتمے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو pending کردیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں اُن سے request کرتا ہوں کہ محترمہ اسے پریس نہ کریں اسے withdraw کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد میں وفاقی حکومت اس لئے کہا تھا جیسے پشاور میں other than Punjab بھی اور بڑے شہروں میں شیلٹر ہومز بن رہے ہیں۔ اب میں اسے withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .withdrawn and disposed of پانچویں قرارداد محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(---جاری)

بھارت کا جاسوس ڈرون گرانے پر
پاک فوج کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بر وقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بر وقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا گو ہے۔" بہت شکریہ

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسے اس ایوان میں آج بہت خوبصورت روایات کا سلسلہ چل رہا ہے، آج پاکستان کی ایک بیٹی کی عزت اور وقار کے حوالے سے سب لوگوں نے مشترکہ step لیا تو میں اس پر آپ سب کو سراہتی ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آج پاکستان کی ایک اور بیٹی جو پاکستان کا وقار ثابت ہوئی اور جو پاکستان کا فخر ثابت ہوئی جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ آج اس معصوم اور خوبصورت پھول ارفا کریم صاحبہ کی برسی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں اس بچی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور یہ دعا کرتی ہوں کہ پاکستان کا ہر بچہ ارفا کریم کی طرح پاکستان کے وقار، اس کی سالمیت، اس کی بہتری اور اس کی عزت کے لئے انشاءاللہ پیش خیمہ ثابت ہو۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

(۔۔۔جاری)

پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ اور اس کمیٹی کا جس کی تمام سیاسی جماعتیں ممبر تھیں، مسلم لیگ(ن)، تحریک انصاف، پاکستان پیپلز پارٹی، اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی، سیکرٹری اسمبلی جناب محمد خان بھٹی، جناب بشارت محمد راجا اور اس ہاؤس کے ہر اس بہن اور بھائی کا انتہائی مشکور ہوں کہ ہم ایک فیملی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میرا تیسرا tenure ہے، اپوزیشن اور حکومت ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں اور کبھی انسان حکومت میں ہوتا ہے اور کبھی اپوزیشن میں ہوتا ہے۔ میں اپنے کیس پر بات نہیں کروں گا کیونکہ کیس کورٹ میں ہے اور میں کورٹ کی respect کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ کورٹ سے انصاف ملے گا۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ہیومن رائٹس اس عظیم اسمبلی کی پہلی priority ہے۔ یہ عظیم اسمبلی جس میں 1985 میں اپنی والدہ کے ساتھ بھی آیا کرتا تھا جب وہ ایک elected member تھیں اور میں اوپر گیلری میں بیٹھا کرتا تھا۔ اس وقت وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف تھے اور اپوزیشن لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود تھے۔ جناب پرویز الٰہی اس وقت وزیر بلدیات تھے۔

جناب سپیکر! میں اوپر بیٹھ کر اسمبلی کے بزنس کو دیکھا کرتا تھا اور اپنی والدہ کے ساتھ ظاہر ہے ہر شخص کی بے پناہ یادیں ہیں۔ نیب قوانین کے حوالے سے اس وقت قومی اسمبلی میں کافی حد تک کام مکمل ہو چکا ہے۔ میں ہیومن رائٹس پر بات کروں گا اور قانون پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر! جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں بہت مطمئن ہوں الحمدللہ میں چار قرآن مجید ختم کر چکا ہوں، سیرت النبی پڑھ چکا ہوں، قائداعظم کی autobiography پڑھ چکا ہوں، نیلسن منڈیلا کو پڑھ چکا ہوں اور 100 سے زیادہ صفحات اپنی یادوں کے لکھ چکا ہوں جو میری اپنی زندگی کی memoirs ہیں۔ ہیومن رائٹس ہر اس ملک میں جہاں پر آئین اور دستور کی بالادستی ہوتی ہے وہ ہونا بہت ضروری ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دونوں ادوار میں جو ہمارا دور تھا اور پیپلز پارٹی کا دور تھا نیب قوانین پر کام ہونا چاہئے تھا وہ کسی وجہ سے نہیں ہو سکا لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف کے چیئرمین کو بھی اس پر lead کرنا چاہئے جبکہ اب کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس بات کا تعین ہو جانا چاہئے کہ ریمانڈ 90 دن کا ہونا چاہئے، جو انوسٹی گیشن آفیسرز ہیں ان کی کتنی discretion ہونی چاہئے تاکہ تمام چیزیں قانون کے دائرہ کے تحت ہوں۔ وہاں پر بہت سارے ایسے لوگ ہوتے ہیں، بعض اوقات کوئی ڈرائیور ہوتا ہے یا کوئی کلرک ہوتا ہے، کیا وہ ہائی کورٹ کے معزز سول جج میں وکیل effort کر سکتا ہے یا نہیں اور کیا اس کا right ہے کہ اس کو احتساب کورٹ میں ضمانت کی اجازت دی جائے؟ ہم نے عدالتوں کو مضبوط کرنا ہے اور تحقیقاتی ادارے اپنا کام کریں لیکن عدالتوں کو مضبوط ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر دونوں tenures میں یہ مکمل نہیں ہو سکا تو اب ہماری اس اسمبلی کے معزز فورم سے بھی قومی اسمبلی کو ضرور قرارداد یا گزارش جانی چاہئے کہ اس پر جلد از جلد عملدرآمد ہو۔

جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ میری قیادت اس وقت جیل میں ہے میاں محمد نواز شریف جیل میں ہیں اور میاں محمد شہباز شریف بھی جیل میں ہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ اسلام آباد جاتے ہیں تو ان کو اسمبلی بزنس میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ حنیف عباسی صاحب جیل میں ہیں، قمرالاسلام صاحب جیل میں ہیں، میاں نعمان ہمارے دوست اس وقت جیل میں ہیں اور ہم دونوں بھائی بھی جیل میں ہیں۔ Political terminology میں جو ہمیشہ باریوں کی بات ہوتی ہے، باریاں حکومت کی آنے کی نہیں ہوتیں، باریاں حکومت کے جانے کی ہوتی ہیں اور جانے کے بعد پھر ایک امتحان اور آزمائش ہوتا ہے وہ ہر جماعت پر آتا ہے۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) نے بھی ظاہر ہے اس کا امتحان دیا ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی دیا ہے۔ اللہ نہ کرے کہ تحریک انصاف خدانخواستہ اس آزمائش کا شکار ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شام کے جو ٹاک شوز ہیں میں ان میں کبھی نہیں گیا اور میں ان میں نہیں جاتا کیونکہ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ جو معزز ایوان ہے جہاں ہم سب ایک خلوص کے ساتھ بیٹھتے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں ہماری جتنی بھی بہنیں، بیٹیاں اور ہمارے دوست احباب بیٹھے ہیں یہ صبح سے رات تک لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے احباب یہی کرتے تھے، ہم بھی یہی کرتے ہیں اور ہماری بعد والی نسلیں بھی یہی کریں گی لیکن ہم سب انفرادیت کے خول میں ہیں اور معذرت اجتمایت میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میری بہن نے ایک بڑی اچھی قرارداد پیش کی۔ بارڈر پر جو انڈین آرمی ہے جب وہ گولی چلاتی ہے تو وہ نہیں دیکھتی کہ سامنے پاک فوج کا جوان ہے، سامنے تحریک انصاف کا ووٹر ہے یا مسلم لیگ (ن) یا پاکستان پیپلز پارٹی کا ووٹر ہے، وہاں پر کوئی اہل تشیع ہے، وہاں دیوبندی ہے، وہاں بریلوی ہے، اہل حدیث ہے، وہ پنجابی ہے، وہ بلوچی ہے، خیبر پختونخوا سے اس کا تعلق ہے، سندھی ہے، کشمیری ہے یا گلگت سے اس کا تعلق ہے وہ پاکستان کو دیکھ کر نشانہ لگاتا ہے۔

جناب سپیکر! ان کے علم میں یہ بات ہے، میں معذرت چاہتا ہوں کہ ہم political لوگوں کے علم میں یہ بات شاید نہیں ہے۔ آج 71 سال گزر چکے ہیں اگر تھوڑا سا تاریخ کا مطالعہ کریں تو 1857 بھی ہم سب کے سامنے ہے اور اگست 1947 بھی ہمارے سامنے ہے۔ وہ خون اور لہو کے دریا عبور کر کے ہم سب کے بڑے یہاں پر پہنچے وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ کلکتہ، پٹنا، بہار کے فسادات بھی ہمارے سامنے ہیں۔ 1965 اور 1971 کی جنگ بھی ہمارے سامنے ہے، سقوط ڈھاکہ بھی ہمارے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی جب بنگلہ دیش کو بنگلہ دیش کہتے ہیں تو آپ یقین کریں کہ اندر سے مشرقی پاکستان کہنے کو دل کرتا ہے لیکن نہیں کہہ سکتے۔ بنگال تو وہ جگہ ہے جہاں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی تھی، بنگال وہ جگہ ہے جس نے پنجاب سے پہلے قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہا تھا اور سندھ نے بھی لبیک کہا تھا لیکن جب تک ہم اتحاد، تنظیم، یقین و محکم سے آگے نہیں چلیں گے اس ملک کا

مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اس اسمبلی کی طرف ایک ریڑھی بان کی نظر ہے، ایک دہقان کی نظر ہے، ایک مزدور کی نظر ہے، ایک کسان کی نظر ہے، ایک انجینئر کی نظر ہے، ایک عالم اور فاضل کی نظر ہے، بزرگوں کی نظر ہے، بلوچوں کی نظر ہے، پنجابیوں کی نظر ہے، سندھیوں کی نظر ہے، پٹھانوں کی نظر ہے، گلگتیوں کی نظر ہے اور کشمیریوں کی نظر ہے لیکن اگر ہم آپس میں لڑتے رہیں گے، جھگڑتے رہیں گے، شام کے ٹاک شوز میں ہم انفرادیت میں رہیں گے تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم عام آدمی کو کیا message دیں گے؟

جناب سپیکر! ہمارے بڑے تو آج اس دنیا میں نہیں ہیں کوئی اپنی جانوں کے نذرانے دے گئے، کوئی قبروں میں پہنچ چکے ہیں اور ہم نے کون سا زندہ رہنا ہے آج ہیں کل نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں تین دفعہ اسمبلی کا ممبر رہا ہوں، تین دفعہ اور رہ جاؤں گا لیکن عام آدمی کو اس سے کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر! میں کل وزیر تھا آج نہیں ہوں، آج جیل ہوں، جیل سے باہر ہوں اور مجھ پر نیب کا قانون ہے یا نہیں اس کا عام آدمی پر کیا فرق پڑتا ہے؟ عام آدمی کو تو معاشی ترقی چاہئے اور عام آدمی کو چاہے کہ سی پیک پر کیا ہو رہا ہے۔ یہاں پر discussion ہونی چاہئے کہ ہم سی پیک پر کیا کر رہے ہیں اور یہ مل کر کریں۔

جناب سپیکر! کیا ہمارے اندر اتنی سنجیدگی ہے جو کہ پولیٹیکل پارٹیز میں ہے کہ ہم ایک قومی روڈ میپ بنائیں کہ ہم نے پچیس سال بعد اس ملک کو کہاں دیکھنا ہے، ہم نے پچاس سال بعد اس ملک کو کہاں دیکھنا ہے، سی پیک نے کہاں جانا ہے، گوادر کی بندرگاہ پر کیا ہونا ہے، موٹرویز کس طرح بنی ہیں، Health Delivery System کو کیسے بہتر کرنا ہے، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر پر کیا کرنا ہے، ٹیچنگ ہسپتالوں میں کیا کرنا ہے، ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹس کو کیسے بہتر کرنا ہے، human resource development کیسے کرنی ہے، زراعت میں پاکستان کا future کیا ہے، لائیو سٹاک میں پاکستان کا future کیا ہے، قرضے کیسے اتارنے ہیں اور ہم نے ڈیمز کیسے بنانے ہیں؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اعلیٰ ترین فورم ہے اور یہاں پر ہمارے جتنے بھی معزز ممبران موجود ہیں ہم سب سیاسی کارکن ہیں، ہم صبح سے رات تک محنت کرتے ہیں اور کون سی سیاسی جماعت ہے جس نے جانوں کا نذرانہ نہیں دیا کیا لیاقت علی خان کو شہید نہیں کیا گیا،

کیا میرے والد کو شہید نہیں کیا گیا، کیا ڈاکٹر نذیر کو شہید نہیں کیا گیا، کیا چودھری ظہور الٰہی کو شہید نہیں کیا گیا، کیا جاوید اشرف کو شہید نہیں کیا گیا اور کیا کرنل خانزادہ صاحب نے جان کا نذرانہ نہیں دیا، کون سی جماعت پیچھے رہی ہے؟ بے نظیر بھٹو کی شہادت ہمارے سامنے ہے۔ کیا تحریک انصاف کے ورکروں نے اپنی جانوں کا نذرانہ نہیں دیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نواب اکبر بگٹی کو بھی شہید کیا گیا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی، نواب اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا۔ تمام سیاسی پارٹیوں میں شہادتوں کی داستان ہے۔ ہم نے اس ایوان سے جو perception دینی ہے، وہ human rights پر دینی ہے، قانون سازی پر دینی ہے، implementation پر دینی ہے، dignity and integrity پر دینی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج تمام سیاسی پارٹیوں کو اس چیز کی ضرورت ہے کہ National Road Map ہونا چاہئے اور یہ consensus کے ساتھ ہونا چاہئے اس پر بحث ہونی چاہئے۔ ہم بار کونسل میں جایا کرتے تھے تو وہاں knowledge sharing کی بات کرتے تھے، data sharing کی بات کرتے تھے۔ کیا تمام صوبے مل کر آپس میں knowledge sharing کی بات نہیں کر سکتے، Data sharing کی بات نہیں کر سکتے، کیا provincial harmony کو بہتر ہونے کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج میرا جو پروڈکشن آرڈر جاری کیا گیا ہے آپ نے بالکل درست کہا کہ یہ اسمبلی کی جیت ہے اور اس اسمبلی کو ہمیشہ یہ اعزاز حاصل رہے گا جب ہم دہائیوں بعد بھی یہاں پر نہیں ہوں گے، اللہ نہ کرے اور لوگ کسی ایسی مشکل میں ہوں گے تو ان کو produce کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے
اسباب غم عشق بہم کرتے رہیں گے
ویرانی دوراں پہ کرم کرتے رہیں گے

ہاں تلخی ایام ابھی اور بڑھے گی
ہاں اہل ستم مشق ستم کرتے رہیں گے
منظور یہ تلخی یہ ستم ہم کو گوارا
دم ہے تو مداوائے الم کرتے رہیں گے
باقی ہے لہو دل میں تو ہر اشک سے پیدا
رنگ لب و رخسار صنم کرتے رہیں گے
اک طرز تغافل ہے سو وہ ان کو مبارک
اک عرض تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے

پاکستان زندہ باد، قائداعظم زندہ باد، نواز شریف زندہ باد، جمہوریت زندہ باد اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے جتنے بھی سیاسی کارکن ہیں وہ سب زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: We welcome you to the House. میں سمجھتا ہوں کہ کل جو بل پیش ہوا وہ ایک تاریخی دن تھا اس سے ہاؤس کی عزت و وقار اور strength میں مزید اضافہ ہوا ہے۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!شکریہ۔ جیسے آپ نے فرمایا خواجہ سلمان رفیق ہمارے بھائی ہیں وہ ایک پریشانی میں مبتلا تھے کل اسمبلی نے unanimously ایک فیصلہ کیا اور اس فیصلے کے نتیجے میں آج وہ یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر!میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائی سے کہنا چاہوں گا کہ جہاں انہوں نے اتنے زندہ باد کے نعرے لگائے ہیں وہاں تین نام اور لے لیتے تو شاید اس ایوان کا ماحول اور اچھا ہو جاتا۔ عمران خان زندہ باد، عثمان احمد خان بُزدار زندہ باد اور جناب پرویز الٰہی زندہ باد۔

جناب سپیکر!جو بھی شخصیات اس ملک میں جمہوریت کی ترویج اور جمہوریت کی مضبوطی کے لئے کام کر رہی ہیں میں سمجھتا ہوں وہ سارے ہی زندہ باد۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کل اس معزز ایوان نے ایک انتہائی اچھی روایت قائم کی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ روایات یہاں ختم نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان کو آگے لے کر چلنا چاہئے۔ جب کل ہم اس ایوان میں موجود تھے اور جب باہر گئے تو ہم پر سوالات اُٹھ رہے تھے لیکن ایک بات متفقہ طور پر ہر شخص کی زبان پر تھی کہ اس اسمبلی نے کم از کم کلindependent roleادا کیا ہے اور ایک مثبت فیصلہ کیا ہے۔ وہ نہ صرف خواجہ سلمان رفیق کے حوالے سے ایک مثبت فیصلہ ہوا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ کل جب جناب پرویز الٰہی صدارت فرمارہے تھے تو اس وقت قانون سازی کے حوالے سے بھی ایک انتہائی مثبت فیصلہ ہوا کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک بل میں اعتراض آیا اور ہاؤس میں ایکconsensus developکر کے اسے pendingکر دیا گیا اور حکومتی بنچز نے اسےconcedeکیا اور ہم نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہم اسے دو دن بعد کر لیں گے لیکن ہمارا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم نےconsensus developکرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اب اس وقت اس بحث میں پڑنا کہ فلاں حکومت نے یہ فیصلہ کیوں نہیں کیا اور اس پر تنقید کرنا یہ وقت نہیں ہے۔ ہم ایک مثبت قدم اُٹھا چکے ہیں آئیں ہمیں مل کر اس اسمبلی میں اس عزم کا اظہار کرنا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آنے والے وقت میں بھی اگر جمہوریت کو مضبوط کرنے کے حوالے سے کوئی قدم اٹھانا پڑا تو ہم اسی طرح متحد اور متفق ہو کر اٹھائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کھلے بندوں اپنی جماعت اور اپنی قیادت کی طرف سے گزارش کرنا چاہتا ہوں جیسے خواجہ سلمان رفیق بھی فرمارہے تھے کہ ہمیں اپنی انا سے بڑھ کر فیصلے کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران صوبے میں اور خاص طور پر مرکز میں ایک پولیٹیکلheat createہوئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر سیاسی قوتیں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں تو پھر جمہوریت کو خطرہ ہے اور نہ ہی جمہوری اداروں کو خطرہ ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں political maturityآنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت اس وقت اس اصول پر کاربند ہے کہ تلخ فیصلہ وقتی طور پر تلخ ضرور ہو سکتا ہے لیکن وہ ایک بہت کم پیریڈ کے لئے ہوتا ہے لیکن اس کے نتائج بہت دوررس ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی یہاں پر ایک گزارش کی تھی کہ اس فیصلے کے پیچھے ہماری ایک سوچ تھی کہ ہم نے اس بات کو نہیں دیکھنا کہ ہمارے ایوان کے اس فیصلے سے مستفید کس نے ہونا ہے بلکہ ہم نے دیکھنا یہ تھا کہ آگے چل کر یہ فیصلہ کس طرح اس صوبے میں جمہوریت کی ترویج اور جمہوریت کے فروغ کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے جیسے خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا یہ پورا ایوان مبارکباد کا مستحق ہے اور میں آپ کی وساطت سے اپوزیشن کے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جب کبھی بھی جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے فیصلوں کی ضرورت پڑی تو جناب عمران خان، جناب عثمان احمد خان بُزدار قطعی طور پر اس بات کو نہیں دیکھیں گے کہ یہ فیصلہ وقتی طور پر کسی کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آج میاں محمد شہباز شریف فیڈرل گورنمنٹ میں پروڈکشن آرڈر پر جاتے ہیں، وہاں پر تقریر کرتے ہیں، ہمارے بھائی خواجہ سلمان رفیق پروڈکشن آرڈر پر آئیں گے اور بات کریں گے تو یہ ایک positive sign ہے اور اگر ہم اسے positively ہی لیں تو بہتر ہو گا بجائے اس کے کہ ہم کسی confrontation میں پڑیں کہ یہ ہو گیا وہ گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے اسمبلی کا پورا اجلاس موجود ہے جب بھی ہمارے بھائی جو بھی point of view لے کر آئیں گے ہم اسے کھلے دل سے سنیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ایک اچھا دن ہے ہمارے بھائی پروڈکشن آرڈر کے ذریعے آئے ہیں جیسے آپ نے فرمایا میں بھی حکومتی بنچز کی طرف سے انہیں welcome کرتا ہوں اس لئے کہ وہ اس ہاؤس کا حصہ ہیں۔ اس ہاؤس کا جو حصہ ہے اس کی عزت اس کا وقار اس کے حقوق اور جیسے خواجہ سلمان رفیق نے خود فرمایا کہ ان کے fundamental rights ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان ہر معزز ممبر کے fundamental rights کا محافظ ہے۔ آئیں ہم مل کر یہ فیصلہ کریں کہ ہم ایک دوسرے کے بنیادی حقوق، سیاسی حقوق اور اس ہاؤس کی عزت و وقار میں اضافے کے لئے انشاءاللہ مل کر اسی طرح چلتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے گزارش کروں گا کہ آج کا یہ اجلاس اسی اچھے ماحول میں اختتام پذیر ہو تا کہ ہم مستقبل میں کسی مزید بہتری کے لئے کچھ کر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج ہاؤس کا ماحول بڑا اچھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ماشاءاللہ مجھے آج آپ بھی بڑے خوش نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نظر بد سے بچائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ہاؤس کا یہی روّیہ رہے گا تو میں بھی بڑا خوش رہوں گا۔ میں خواجہ سلمان رفیق کو ایوان میں آنے پر welcome کہتا ہوں اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں پورے ہاؤس، خصوصاً جناب پرویز الٰہی، وزیر قانون، تمام وزراء اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ اس بارے میں یہاں پر موجود ہر شخص نے بڑا positive role ادا کیا ہے۔ اگر ہم سب اسی طرح مل جُل کر چلتے رہے تو ملک کے حالات بہت بہتر ہو جائیں گے۔ کچھ لوگ ایسے ضرور ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان کوئی consensus develop ہو گیا اور اگر یہ اکٹھے ہو کر چل پڑے تو شاید ہماری space نہ رہے۔ ایسے صرف چند ایک لوگ ہیں ورنہ اکثریت کا روّیہ انتہائی positive ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد move ہوئی تھی اور ٹیبل ہو رہی تھی تو انہوں نے بڑا positive role ادا کرتے ہوئے اسے withdraw کروا دیا۔

جناب سپیکر! اگر ہم اپنی تاریخ کو یاد رکھیں گے تو بہتر ہو گا کیونکہ ہمارے لئے وہ ایک مشعل راہ ہے۔ یہاں لاہور میں میو ہسپتال، گنگارام ہسپتال اور چودھری ظہور الٰہی روڈ ہے یہ ساری چیزیں اُن کی یاد دلاتی ہیں کہ جنہوں نے اس قوم و ملک اور جمہوریت کے لئے اپنا کردار ادا کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج ہم پنجاب کے اندر ایک چھوٹی پارٹی ضرور ہیں لیکن ہماری تعداد کو نہ دیکھا جائے بلکہ ہمارے نظریات اور جذبات کو مد نظر رکھا جائے۔ ہمیں کسی بھی صورت میں یہ سمجھ کر کہ یہ سات ممبران کی پارٹی ہے ignore نہ

کیا جائے، ہمیں یہ سمجھ کر کہ یہ سات آدمیوں کی پارٹی ہے اور اگر ان کی نمائندگی یہاں نہ بھی ہوئی تو کوئی بات نہیں ignore نہ کیا جائے۔ ہمیں Committees میں ignore کیا گیا ہے جس پر میرے تحفظات ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اتنے بڑے بڑے کام کرنے والے جب ایسے کام کرتے ہیں تو وہ کتنے چھوٹے لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی عزت و احترام کے لئے ہمیشہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں حزب اختلاف میں ہوں اور حکومت کے غلط کاموں پر ضرور تنقید کروں گا لیکن کبھی مخالفت برائے مخالفت کروں گا اور نہ ہی پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ روّیہ ہے۔ جہاں پر حکومت کو عوام، جمہوریت اور اس ملک و قوم کی بہتری کے لئے ہماری ضرورت ہو گی تو ہم اس کا ساتھ دیں گے لیکن جہاں پر ہمارے ساتھ زیادتی ہو گی جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہمیں فنڈز نہیں دیئے جا رہے اور یہ بہت بڑی زیادتی ہے تو اس پر ہم خاموش نہیں رہیں گے اور آپ بھی اس معاملے کو reconsider کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 16۔ جنوری 2019 بوقت 11:00 بجے دن تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔